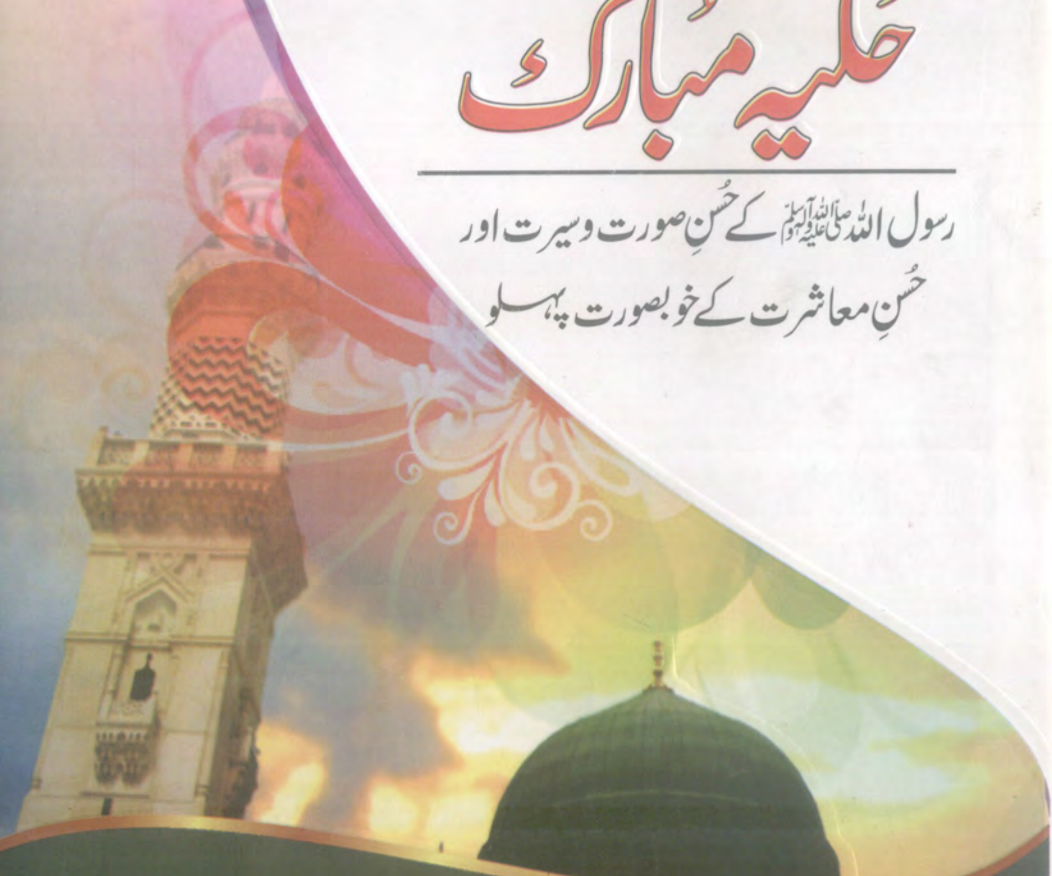
رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسنِ صورت و سیرت اور حُسنِ معاشرت کے خوبصورت پہلو



ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ صورت و سیرت اور حُسنِ معاشرت

کے خوبصورت پہلو

مؤلف

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

نام کتاب	:	رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم
کمپوزنگ	:	ندیم صدیقی
پراجیکٹ کوآرڈینیٹر	:	سید وسیم عباس
تعداد کتب	:	1000
موسمِ اشاعت	:	مارچ 2015ء
مطبع	:	فیض الاسلام پرنٹرز

Rs.300.00

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph:051 - 5551519

ڈسٹری بیوٹرز / اشرف بُک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5531610

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد

وعلی آل محمد کما صلیت

علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم

انک حمید مجید ہ

اللھم بارک علی محمد وعلی

آل محمد کما بارکت علی

ابراھیم وعلی آل ابراھیم

انک حمید مجید ہ

انتساب

امامِ شریعت وطریقت، ولیِ کامل، نور المشائخ، مصنف وشاعر

صوفی خادم حسین چشتی صابری مدظلہ العالی

کے نام

اس یقین کے ساتھ کہ میری یہ کاوش

انہیں کی مخصوص دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

ہدیہء عقیدت

مخلص ہیں ، بے ریا ہیں ، خادم حسین چشتی

اک مردِ با صفا ہیں ، خادم حسین چشتی

پاتا ہے فیضِ علمی ، اُن سے جہان یاؔور

وہ صاحبِ عطا ہیں ، خادم حسین چشتی

بشکریہ۔ یاورؔ عظیم

فہرست

حرفِ محبت

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسّم سے میری پہلی ملاقات کم و بیش دو سال قبل ہوئی تھی۔ اس نوجوان میں کچھ ایسی کشش تھی کہ ان سے مِل بیٹھنے کو جی چاہا۔ تعارف آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب جسٹس پیر محمد کرم شاہؒ کی درسگاہ، بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل ہیں۔ یہ سن کر حیرت، خوشی اور مسرت ہوئی کہ ان کی چھ کتب شائع ہو چکی ہیں جن کو قارئین نے بہت پسند کیا۔

۱۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا	۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
۳۔ حضرت اویس قرنیؓ کی باتیں	۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام
۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۶۔ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی باتیں

ان کتب کے موضوعات سے ڈاکٹر محمد اعظم کے ذوق و شوق کا جو پہلو اُجاگر ہوتا ہے اس سے یہ پیش گوئی بآسانی کی جا سکتی ہے کہ مستقبل میں وہ اسلامی لٹریچر میں قابلِ ذکر اضافہ کرنے جا رہے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک'' شائع ہونے جا رہی ہے۔ یہ اپنے موضوع کے اعتبار سے شامل تو سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی کتب میں ہو گی لیکن اس میں مؤلف نے آنحضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے کچھ منتخب پہلوؤں کو بڑی خوبصورتی سے قلمبند کیا ہے۔ ایک پہلو آپ ﷺ کے حلیہ مبارک جسم مبارک کی مہک، نور، رنگت مبارک، چہرۂ انور، دندان مبارک کے بیان پر مشتمل ہے، دوسرا آپ ﷺ کی دعا اور اس کی تاثیر، معجزات، مہر نبوت، بچوں سے شفقت، مزاح، بیماروں سے حُسنِ سلوک، شرم و حیا، سائل کے ساتھ معاملہ جیسے موصوعات کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔ زبان و بیان کی خوبصورتی

اور اسلوب کا حسن ان تمام موضوعات کو دل میں اُترنے کی جانب لے جاتا ہے اور پھر قلب ونظر میں مناظر گھومنے لگتے ہیں جو قاری کو ایک خاص کیفیت سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے دوران آنحضورﷺ کی حیاتِ طیبہ کا جو اگلا پہلو سامنے آتا ہے اس میں آپ ﷺ کی شجاعت و بہادری، سخاوت اور حسنِ معاشرت کی بہت سی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ کتاب کے مطالعہ کے دوران جو نقشِ اوّل قاری کے ذہن میں اُبھرتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ کتاب نصابِ زندگی ہے جس کے مطالعہ کے بعد قاری آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے ان پہلوؤں کو اپنی زندگی کا عملی نمونہ بنا کر دوسروں کے لیے آئیڈیل بن جاتا ہے۔ یہ کتاب اساتذہ، طلبہ، اور تمام شعبوں کے افراد کے لیے سفرِ حیات میں مشعلِ راہ ثابت ہو گی۔ بعد از مطالعہ یہ کتاب قاری کی چشم تخیل کو وا کر دیتی ہے۔ وہ اُٹھتے بیٹھتے جو دیکھتا ہے وہ اس کی زندگی کو بدلنے اور اس میں انقلاب لے آنے کے لیے کافی ثابت ہوتا ہے۔

اس خوبصورت کتاب کی اشاعت پر ہم مؤلف کو اور اس کتاب کے پبلشر ارشد ملک صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایک اور بات جس کا ذکر ضروری تھا وہ مؤلف کی اس کاوش کے دوران اُس نعتِ رسولِ کریم ﷺ کا لکھا جانا ہے جسے اس کتاب کے پیش لفظ میں شامل کیا گیا ہے۔ نعت کا ایک ایک لفظ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ مؤلف آنحضورﷺ کی نظر کرم اور فیضان سے مستفید ہو رہا ہے۔ یہ مہربانیاں صرف نصیب والوں کے حصے میں آتی ہیں۔

ڈاکٹر تصدق حسین

آستانہ بسم اللہ، D/117، اسلام آباد

حرف حرف خوشبو

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یسٰیں، وہی طٰہٰ
وہی دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

ایک مرتبہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس شخص کا اس وقت حال بہت ہی عجیب و غریب تھا۔ اس کا رنگ روپ اُڑا ہوا تھا، شکستہ اور پراگندہ حالت تھی۔ چہرے پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر کرم فرمایا اور توجہ فرما کر نہایت نرمی سے پوچھا۔

تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ یہ عجیب و غریب حلیہ کیوں بنا رکھا ہے؟ تمہارے رنگ کیوں فق ہوئے ہیں تو وہ شخص اپنی اس خوش نصیبی پر خوش ہوا کہ مجھ سے میرا حال پوچھنے والا کوئی دنیا کا عام انسان نہیں بلکہ اللہ کا محبوب ہے چنانچہ اس نے عرض کی:

اے اللہ کے محبوب نبی ﷺ نہ تو میں بیمار ہوں نہ میرا کوئی درد ہے نہ ہی مجھے کسی قسم کی دنیاوی پریشانی ہے البتہ سچ یہ ہے کہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے تمام دنیا سے پیارے ہیں آپ ﷺ مجھے میری اولاد اور والدین سے بھی پیارے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ مجھے اپنے آپ، اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ ﷺ کی یاد میرے دل کو معطر کرتی ہے تو میں بہت خوش ہوتا ہوں میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے لیکن مجھے اس وقت تک سکون میسر نہیں ہوتا جب تک آپ ﷺ کی

زیارت نہ کروں جب آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی زیارت کرتا ہوں تو میری بے چین روح کو آرام ملتا ہے۔ ابھی بھی میرے ساتھ وہی معاملہ ہے۔ میں اس لیے بھاگتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوا ہوں۔ مگر ایک چیز مجھے پریشان کرتی ہے میں جب بھی موت کا سوچتا ہوں تو میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ میں وہاں آپ ﷺ کی زیارت کیسے کروں گا؟ کیونکہ آپ ﷺ تو امام الانبیاءؑ ہیں۔ آپ ﷺ تو وہاں انبیاءؑ کے ساتھ ہوں گے بلکہ اس سے بھی اونچے مرتبہ پر اور میں ایک عام سا آدمی ہوں نامعلوم کس حال میں کس جگہ ہوں گا اور اگر میں آپ کے صدقے سے جنت میں چلا بھی گیا تو بھی آپ کا تو مقام اتنا بلند ارفع و اعلیٰ ہوگا میں کیسے آپ ﷺ کی زیارت کروں گا؟ بس یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے اور یہ ہی میری پریشانی ہے۔

آپ ﷺ اس کی گفتگو سن کر خاموش ہو گئے اور اسے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہو گئے۔

ومن یطع الله والرسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئك رفیقا۔ (سورہ نساء رکوع ۹)

''اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور یہ اچھے رفیق ہیں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

"**المرء مع من احب الیه**" آدمی بروز قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اللہ کے حبیب ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے فرمایا میرے غلامو! مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا وہاں میں اپنے امتیوں کو اپنے ہاتھوں سے آبِ کوثر کے جام پلا رہا ہوں گا۔

عشق کی بات جب بھی ہوتی ہے تو مجھے ان آنکھوں پر رشک آتا ہے جو میرے نبی ﷺ کا دیدار کیا کرتی تھیں۔ مجھے رشک آتا ہے ان کانوں میں جو حضور ﷺ کے میٹھے

بول سنا کرتے تھے اور دل بار بار کہتا ہے کاش کہ میں بھی اس دور میں ہوتا اور کچھ نہیں تو کاش میں اس دور کا وہ پتھر ہوتا جس پر حضور ﷺ اپنی جبین نیاز رکھتے۔ اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ میں سجدے بجا لاتے۔ کاش میں اس حنانہ ستون کی طرح کچھ ہوتا جسے حضور ﷺ اپنے ساتھ لگا کر تھپکیاں عطا کرتے۔

اسی عشق نے مجھے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک پڑھنے اور لکھنے پر مجبور کیا اور میں سمجھتا ہوں یہ میرا کوئی کمال نہیں وہ لکھواتے گئے میں لکھتا گیا۔ سیرتِ رسول ﷺ پر کتاب لکھنے کا پروگرام کب سے بنا رہا تھا لیکن آپ ﷺ کی محبت میں جب درود شریف پڑھنے کی لذت آتی تو یہ خیال بھی عروج پاتا کہ جس ذاتِ مبارکہ پر درود شریف پڑھنے کی اتنی لذت ہے اس کی سیرت وصورت پڑھنے اور لکھنے میں کتنا مزہ ہوگا۔ میرا سارا کام تقریباً سیرت اور کامیابی پر ہے جب کبھی بچے مجھ سے پوچھتے ہیں کہ سر! زندگی کیا ہے اور کامیابی کیا ہے؟ تو میں ایک ہی جملہ کہتا ہوں۔ دونوں کو جاننا چاہتے ہو تو حضور ﷺ کی زندگی پر ایک مکمل کتاب ضرور پڑھو چاہے کسی کی بھی ہو کیونکہ ن والقلم وما یسطرون سے اس قسم کا حصہ ملنا ہر کسی کی قسمت میں نہیں ہوتا۔

مذکورہ بالا تمہیدی واقعہ سے عشق کی تعریف تو بخوبی سمجھ آتی ہے اور وہ یہ کہ محبت تب عشق بنتا ہے جب عاشق کی مثال مچھلی کی سی ہو جائے جو پانی کے بنا نہیں رہ پاتی اور عشق کامل ہی تب ہوتا ہے جب محبوب کے بنا سکون میسر نہیں آتا۔ عاشق کی غذا محبوب کا دیدار بن جاتا ہے۔ صحابہ سے بہتر اس کی مثال کہاں سے لاؤں کیا عظیم قسمتیں تھیں کیا عظمت اور قابلِ رشک نصیب تھے۔ اے اللہ! تُو تو رحیم ہے ان عظیم بلند مرتبہ انسانوں کے صدقے ہماری آنکھوں کو دیدار عطا فرما۔

کتاب لکھنے کے بعد ایک نعت بھی لکھی ویسے میرا تو اپنا کہنا یہ ہے کہ نعت کا حق تو کوئی نہیں ادا کر سکتا البتہ حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ اور امام احمد رضا خانؒ جیسے لوگ اس میدان میں امام صفِ عاشقاں ہیں۔ انہوں نے اپنے قلم کو جس بہترین انداز میں استعمال کیا اسے پڑھ کر نہ صرف روحانی سکون میسر آتا ہے بلکہ عشق کا جوش وولولہ تازہ بھی ہو جاتا

ہے پھر بھی یہ دل بہانے تلاش کرتا ہے شاید کوئی ایک جملہ ہمارا بھی اس بارگاہ ناز تک پہنچ جائے اور وہاں پسند کیا جائے اور ہمیں بروز محشر یہ سعادت ملے کہ

شیشہ دل چور چور ہو
کوئی شے تو قابلِ نظر حضور ہو
اور یارب محشر میں جو بھی ہو
محفل نعت رسول مقبولؐ ضرور ہو

پھر اس محفل میں ہمیں بھی موقع ملے کہ ہم اپنی حاضری لگوائیں اپنے لکھے کوئی دو جملے اللہ کے محبوبؐ کی بارگاہ میں پیش کریں اور ہمیں بھی کوئی بردہ شریف کوئی دعا کوئی نظر عنایت ہو۔ (آمین)

یہ نعت رسول مقبول ﷺ اس کتاب کو لکھنے کے دوران لکھی اللہ سے دعا ہے کہ اس کی جناب میں قبول ہو۔

ہم گنہ گاروں کو بھی حاصل ہے فیضانِ رسولؐ
جان و دل سے جائیں ہم سو بار قربانِ رسولؐ
وہ حبیب کبریا ہیں محسنِ عالم ہیں وہ
ہم کسی صورت سمجھ سکتے نہیں شانِ رسولؐ
آپؐ کے احکام ہی پر ہم کو لازم ہے عمل
مشورہ میرا یہی ہے اے محبانِ رسولؐ
آفتابِ روزِ محشر کا ہمیں کیوں خوف ہو
سایہ افگن ہم پہ پھر جائے گا دامانِ رسولؐ
اُمتی ہیں ہم اطاعت ہی ہمارا فرض ہے
وہ خدا کا حکم ہو یا ہو وہ فرمانِ رسولؐ
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہوں یا ہوں عثمانؓ و علیؓ
ان میں ہر اِک صدقِ دل سے تھا ثنا خوانِ رسولؐ

ہے شہنشاہوں سے اُنکا مرتبہ بے حد بلند
بن گئے خوش قسمتی سے جو بھی دربانِ رسولؐ
پا لیا اُس نے تبسّم اِس طرح رازِ حیات
زندگی میں ہو گیا جس کو بھی عرفانِ رسولؐ

اللہ کریم عزوجل نے مجھ سے علم کا کام لیا میں اس پر اس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتا ہوں مگر آج مجھے اس کتاب کے لکھنے اور مکمل ہونے پر جو خوشی ملی ہے میں اس کتاب کو اپنا کل سرمایہ سمجھتا ہوں۔ حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، سیدہ فاطمہؓ، اویس قرنیؓ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور دیگر اولیاء اللہ کی سیرتیں لکھنے کے بعد جو مزہ مجھے اس کتاب ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک'' لکھنے میں آیا وہ اور کسی کام میں آج تک نہیں آیا۔ اللہ کریم اس چاشنی کو سدا مجھ پر سلامت قائم ودائم رکھے۔

اس کتاب کی خوبصورت اور عمدہ اشاعت پر میں محترم ارشد ملک صاحب کا بے حد مشکور ہوں اس کے ساتھ ساتھ پیارے بھائی ندیم صدیقی کا اللہ ان کے رزق حلال میں مزید برکت دے اکثر میرے لیے ایسے خوبصورت موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں اور مینجر رمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز سید وسیم عباس صاحب کا جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت پر خصوصی تعاون فرمایا۔ اللہ کریم سے دعا ہے ان کی فہم وفراست میں اضافہ فرما۔

آخر میں آپ احباب سے ملتمس ہوں کہ یہ کتاب پڑھ کر الماری کا حصہ نہ بنا دیں یقیناً اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ادائیں عادات واطوار لکھی ہیں جو ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں بلکہ محبوب کے نقش قدم پر چلنا ہی عشق کی حقیقت ہے آپ اسے پڑھ کر دوسروں کو سنائیں اور دوسروں کو یہ کتاب تحفہ کریں ان شاء اللہ! اللہ کریم آپ کو اس محبت کے بدلے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار عطا فرمائے گا۔

ایک دفعہ مسجد نبوی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو صحابیؓ تشریف فرما تھے۔ ان میں سے ایک صحابیؓ تشریف لے گئے تو دوسرے صحابیؓ نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص مجھے بہت اچھا لگتا ہے اور میں اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کی رضا کی خاطر اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تُو نے اس سے اس بات کا ذکر کیا ہے تو اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ جاؤ بھاگ کر جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میں اپنے ربّ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں۔ جب وہ صحابیؓ اسے بتا کر واپس لوٹے تو پیارے نبی ﷺ مسکرا دیے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ ان دونوں سے راضی ہوگیا۔ میں بھی اپنے نبی ﷺ کے صحابہؓ کی اس سنت کو زندہ کرتے ہوئے اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے ڈاکٹر تصدق حسین صاحب سے محبت ہے میں اپنے رب کی بارگاہ میں اس کے محبوب سے اس کی محبت کے صدقے ملتمس ہوں کہ اس پیارے شخص کو اپنا سچا پکا دوست بنا لے اور اس پیاری دوستی سے اپنے بندوں کو بھی فیض عطا فرما اور یہ جو قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں لگاتے ہیں ان کی گونج سے فضا کو سدا معطر رکھ اور یہ گونج بھولے بھٹکوں کے لیے راہنما شاہراہِ حیات ثابت ہو اور وہ واپس اپنے رب کی طرف پلٹ آئیں۔ آپ نے راقم کی کتاب پر تحریر لکھ کر جو حوصلہ افزائی فرمائی وہ میری ایک دیرینہ خواہش تھی جو آج پوری ہوگئی ہے۔ اللہ اپنی بارگاہ میں ہماری محبت کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی شفقتیں میرے لیے مشعلِ راہ بنا دے۔

اللہ کریم اس کتاب کو نور المشائخ صوفی خادم حسین چشتی مدظلہ العالی کے صدقے اور ان کے پیر و مرشد میاں ماہی شاہؒ کے صدقے اپنی بارگاہ میں میری طرف سے بطور تحفہ بارگاہِ حبیب ﷺ میں قبول فرمائے اور اسے میرے اور میرے والدین کے لیے توشہ آخرت بنائے۔

امین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام آباد پاکستان
www.knowledge4learn.com
drazamraza@gmail.com

فضائل درود شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارك علیٰ حبیبك المصطفی ونبیك المرتضیٰ ورسولك المجتبیٰ وعلیٰ اله واصحابه وازواجه وزریة اجمعین الیٰ یوم الدین۔ امابعد......

دُرود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ دُرود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے ''القول البدیع'' میں اور شیخ المحد ثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے ''جذب القلوب'' میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردقلم کئے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھرلیں۔

- حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم ازکم دس۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں۔
- جب تک بندہ دُرود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کیلئے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔
- دُرودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

- دُرودِ پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔
- دُرودِ پاک خود اپنے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔
- جو شخص دُرودِ پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمّے لے لیتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔
- شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُرودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔
- اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بَری ہے۔
- لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بَری ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

- دُرودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہوگی۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔
- پُل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔
- پُل صراط پر اُسے نُور عطا ہوگا۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔
- دُرودِ پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔
- دُرودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔
- دُرودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔
- دُرودِ پاک تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔
- دُرودِ پاک، دُرود شریف پڑھنے والے کو اور اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

- دُرودِ پاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
- سب سے بڑی نعمت یہ کہ دُرود پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع ص ۱۰۱)

''جذب القلوب'' میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں:

- ایک بار دُرودِ پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کیلئے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔
- جس مجلس میں دُرودِ پاک پڑھا جائے اُس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

- دُرودِ پاک پڑھنے سے سیّد الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود دُرودِ پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔
- قیامت کے دن سیّد دو عالم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُرودِ پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔
- فرشتے دُرودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔
- فرشتے دُرودِ پاک پڑھنے والے کے دُرود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کا دُرود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں:

  "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں دُرودِ پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔"
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔ (جذب القلوب ص ۲۵۳)
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

- دُرودِ پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔
- دُرودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔
- قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا۔ اور جو یہاں روتا ہے، وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن دُرودِ پاک پڑھنے والے کیلئے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔
- دُرودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔
- دُرودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔
- دُرودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔
- دُرودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔
- دُرودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔
- دُرودِ پاک جنت کا راستہ ہے۔
- دُرودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
- دُرودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- دُرودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنت و جماعت کی علامت ہے۔
- دُرودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

☆......☆......☆

نبی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند خصائص کبریٰ

ایک طائرانہ جائزہ

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے اعتبار سے ''اول الانبیاء'' ہونا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ كَانَ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت شرف نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام جسم و روح کی منزلوں سے گزر رہے تھے۔

(زُرقانی، علی المواہب، جلد ۵ ص ۲۴۲)

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبین ہونا۔
- تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیدا ہوئی۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام عرش اور جنت کی پیشانیوں پر تحریر کیا گیا۔
- تمام آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت تمام بت اندھے ہوکر گر پڑے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر ہوا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا شرف عطا کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے براق پیدا کیا گیا۔

- آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب تبدیل وتحریف سے محفوظ کردی گئی اور قیامت تک اس کی بقاء وحفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ پر لے لی۔
- آپ ﷺ کو آیۃ الکرسی عطا کی گئی۔
- آپ ﷺ کو تمام خزائن کی کنجیاں عطا کردی گئیں۔
- آپ ﷺ کو جوامع الکلم کے معجزہ سے سرفراز کیا گیا۔
- آپ ﷺ کو رسالت عامہ کے شرف سے ممتاز کیا گیا۔
- آپ ﷺ کی تصدیق کے لیے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا۔
- آپ ﷺ کے لیے اموال غنیمت کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔
- تمام روئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے سجدہ اور پاکی حاصل کرنے کا (تیمّم) کا سامان بنادیا۔
- آپ ﷺ کے بعض معجزات (قرآن مجید) قیامت تک باقی رہیں گے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو ان کے نام لے کر پکارا مگر آپ ﷺ کو اچھے اچھے القاب سے پکارا۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حبیب اللہ کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت آپ ﷺ کی حیات اور آپ ﷺ کے شہر آپ ﷺ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔
- آپ ﷺ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔

- آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ''اکرام الخلق'' ہیں۔
- قبر میں آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں منکر نکیر سوال کریں گے۔
- آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا۔
- ہر نمازی پر واجب کر دیا گیا کہ وہ بحالت نماز اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر آپ ﷺ کو سلام کرے۔
- اگر کسی نمازی کو بحالت نماز حضور ﷺ پکاریں تو وہ نماز چھوڑ کر آپ ﷺ کی پکار پر دوڑ پڑے۔ یہ اس پر واجب ہے اور ایسا کرنے سے اس کی نماز فاسد بھی نہیں ہوگی۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا آپ ﷺ کو مختار بنا دیا ہے آپ ﷺ جس کے لیے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حرام فرما دیں۔
- آپ ﷺ کے منبر اور قبر انور کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
- صور پھونکنے پر سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔
- آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا گیا۔
- آپ ﷺ کو شفاعت کبریٰ کے اعزاز سے نوازا گیا۔
- آپ ﷺ کو قیامت کے دن ''لوء الحمد'' عطا کیا گیا۔

- آپ ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔
- آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا گیا۔
- قیامت کے دن ہر شخص کا نسب منقطع ہو جائے گا مگر آپ ﷺ کا حسب و تعلق منقطع نہیں ہوگا۔
- آپ ﷺ کے سوا کسی نبی کے پاس حضرت اسرافیل علیہ السلام نہیں اترے۔
- آپ ﷺ کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے اعمال صالحہ برباد کر دیئے جاتے ہیں۔
- آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کر دیا گیا۔
- آپ ﷺ کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے۔
- آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ معجزات عطا کیے گئے۔

(فہرست زُرقانی علی المواہب جلد ۵)

☆......☆......☆

حضور ﷺ کا قد مبارک

حضور ﷺ کے قد مبارک کا حسن

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلحاظ صورت وخلقت لوگوں میں سب سے حسین تھے، نہ تو زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی پستہ قد۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14 صفحہ 196، رقم 6285)

حضور ﷺ کے قد مبارک کا بیان بزبان براء بن عازب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُرخ جبے میں ملبوس دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی نہیں دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 281، رقم 18496)

حضور ﷺ کا سرخ پوشاک مبارک زیب تن فرمانا

حضور ﷺ کے دراز گیسو مبارک

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ پوشاک پہنے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

(سنن النسائی، جلد 2، صفحہ 133، رقم 81)

حضور ﷺ کا گیسو مبارک میں مانگ نکالنا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُرخ پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھے اور زلفوں میں مانگ نکالے ہوئے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔

(مسند ابو یعلی، جلد 3، ص 253، رقم الحدیث 2111)

حضور ﷺ کی زیارت کا منظر جابر بن ثمرہؓ کی زبانی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چاندنی

رات میں، میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُرخ پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظروں میں چاند سے کئی گناہ بڑھ کر حسین تھے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 4، صفحہ 207، رقم الحدیث 7383)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن مبارک کی ایک جھلک

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تھی اور اس وقت میرے سوا روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو، راوی بیان کرتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسا دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید، خوبصورت اور میانہ قامت تھے۔

(الادب المفرد للبخاری صفحہ 286، رقم 790)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری اوصاف مبارک

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی پست قامت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے مبارک تلوے پُر گوشت تھے، سر مبارک موزوں حد تک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے، سینے اور ناف مبارک کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔

(مسند البزار، جلد 2 صفحہ 18، رقم 474)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایک جملہ میں بیان

حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، ہمارے سامنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارک بیان کریں تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم اُنہیں دیکھتے تو ایسے دیکھتے جیسے طلوع ہوتے سورج کو دیکھ رہے ہو۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 24، صفحہ 274 رقم 692)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک اور حضرت آدمؑ کا سوال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اُنہیں اُن کے بیٹوں کی خبر دی، پس حضرت آدم علیہ السلام اُن میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھنے لگے پھر انہوں نے مجھے سب سے نیچے ایک چمکتے ہوئے نور کی شکل میں دیکھا اور عرض کیا اے میرے اللہ! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے جو کہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور

سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بھی یہی ہے۔

(الاوائل لابن ابی عاصم، جلد 1، صفحہ 61، رقم 5)

حضور ﷺ کی رنگت مبارک

حضور ﷺ کی سفید چاندی جیسی رنگت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک قدرے گھنگریالے تھے۔

(شمائل محمدیہ للترمذی، صفحہ 40، رقم 16)

حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکدار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے تھے، میں نے کسی مشک یا عنبر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہ پایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 107، رقم 12067)

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے جسم مبارک کی خوشبو

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے جسم مبارک کی مہک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے جس کسی راستے سے گزر جاتے لوگ اُس راہ میں پیاری مہک پاتے اور پکار اٹھتے، یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

(الخصائص الکبری للسیوطی، جلد 1، صفحہ 67)

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی صورت وسیرت

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلحاظ صورت اور خلقت سب سے خوبصورت چہرے والے تھے اور تخلیق میں سب سے حسین تھے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 196 رقم 6285)

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا چہرہ مبارک

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چہرہ مبارک سے نور کا نکلنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس خوشی کی حالت میں تشریف لائے کہ آپ

کے چہرہ مبارک نقوش سے نور پھوٹ رہا تھا۔

(سنن النسائی، جلد 6، صفحہ 184، رقم 3493)

حضور ﷺ کا چہرہ انور گول تھا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی مانند تھا؟ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک گول تھا۔

(مسند ابویعلی، جلد 13، صفحہ 451، رقم 7456)

حضور ﷺ حسین گورے مکھڑے کے مالک تھے

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا 'ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین گورے مکھڑے والے تھے۔

(الادب المفرد للبخاری، جلد 1، صفحہ 276، رقم 790)

حضور ﷺ کا چہرہ انور گول تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور میں سورج گردش پذیر ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 350، رقم 8588)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کا معاملہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے لوگ جوق در جوق آتے

حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں منیٰ یا عرفات کے مقام پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ پس میں نے مشاہدہ کیا کہ دیہاتی آتے اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت کرتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے کہ یہ بڑا ہی مبارک چہرہ ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 3، صفحہ 261، رقم 3351)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک اور سر مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ام معبد کے محبت بھرے الفاظ

حضرت اُم معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے ایک ایسا شخص دیکھا جس کا حسن نمایاں اور چہرہ نہایت ہشاش بشاش تھا اور خوبصورت خلقت والے تھے نہ رنگ کی زیادہ سفیدی اُنہیں معیوب بنا رہی تھی اور نہ گردن اور سر کا پتلا ہونا اُن میں نقص پیدا کر رہا تھا، بہت خوبرو اور حسین تھے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، صفحہ 10، رقم الحدیث 4274)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گردن مبارک کسی مورتی کی طرح تراشی ہوئی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔

(کتاب الثقات لابن حبان، جلد 2، صفحہ 145)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کشادہ پیشانی والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آبرو مبارک خم دار، باریک، گنجان اور جدا جدا تھے اور دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو حالت جلال میں نمایاں ہو جاتی تھی۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 22، صفحہ 155، رقم 414)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن اور آنکھیں مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فراخ ذہن کے مالک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فراخ ذہن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں سرخ رنگ کے ڈورے تھے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 199، رقم 6288)

حضور ﷺ کی آنکھیں مبارک قدرتی سرمگیں تھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے، حالانکہ سرمہ لگا ہوا نہ ہوتا تھا یعنی چشمانِ مقدس ہی اِس قدر سرمگیں تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 6، صفحہ 328، رقم 31805)

حضور ﷺ کا دیکھنے کا انداز مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ نیچی رکھنے والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا، اپنے صحابہ کی قیادت فرماتے اور جس کسی سے ملتے تو سلام میں پہل کرتے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 22، صفحہ 155، رقم 414)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دن رات میں برابر دیکھنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کی تاریکی میں بھی اُسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے۔

(غایۃ السول فی خصائص الرسول لابن الملقن، صفحہ 77)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت بچپن مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن بزبان ابوطالبؓ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطالب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہتے، بے شک آپ مبارک ہیں، عام طور پر بچے جب نیند سے بیدار ہوتے تو اُن کی آنکھیں بوجھل اور سر کے بال اُلجھے ہوئے ہوتے تھے لیکن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ انور میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوتا۔

(الخصائص الکبری للسیوطی، جلد 1، ص 141)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ناک مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک مبارک کی نوک بلند تھی اور اُس پر نور جھلکتا رہتا جو اچھی طرح غور سے نہ دیکھتا وہ سمجھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک مبارک بلند ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 22، صفحہ 155، رقم 414)

حضور ﷺ کی ناک مبارک پتلی تھی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک مبارک باریک تھی۔

(سبل الھدی والرشاد للامام صالحی، جلد 2، صفحہ 29)

حضور ﷺ کے لب ہائے مبارک

حضور ﷺ کے خوبصورت لب مبارک

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹ مبارک اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں سے بڑھ کر خوبصورت تھے اور بوقتِ سکونت نہایت لطیف محسوس ہوتے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 303)

حضور ﷺ کے دانت مبارک

حضور ﷺ کے خوبصورت دانت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے۔

(مسند ابوعوانہ، جلد 3، صفحہ 165، رقم 4572)

حضور ﷺ کے مبارک دانتوں سے نور کا پھوٹنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دانتوں میں فاصلہ تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام فرماتے تو یوں نظر آتا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دندانِ مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد 1، صفحہ 235، رقم 767)

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک

حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بزبان سعید بن مسیّبؒ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت نہایت سفید تھی، داڑھی مبارک کے بال کالے تھے، سامنے والے دانت مبارک نہایت خوبصورت تھے۔

(الادب المفرد للبخاری، جلد 1، صفحہ 395، رقم 1155)

حضور ﷺ کا اپنی ریش مبارک کو تراشنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک کو طول وعرض سے تراشا کرتے تھے۔

(سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 100، رقم 2762)

حضور ﷺ کے کندھے مبارک

حضور ﷺ کے کندھے مبارک

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 281، رقم 18496)

حضور ﷺ کے کندھے مبارک ابھرے ہوئے تھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک ابھرے ہوئے تھے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 241)

حضور ﷺ کی بغلیں مبارک

حضور ﷺ کی بغلوں کی سفیدی مبارک

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا کر اُس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی: اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(السنن الکبری للنسائی، جلد 5، صفحہ 240، رقم 8187)

حضور ﷺ کی بغلوں کی خوشبو مبارک

بنی قریش کے ایک شخص سے روایت ہے وہ (اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ میں اپنے والد گرامی کے ساتھ تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کی سزا سنائی، جب ماعز کو پتھر لگنے تو میں گھبرا گیا، مجھ پر خوف سا طاری ہو گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک بغلوں کا پسینہ مجھ پر گرا جو کستوری کی خوشبو کی مانند تھا۔

(سنن الدارمی، جلد 1، صفحہ 45، رقم 63)

حضور ﷺ کے بازو اور پنڈلیاں مبارک

حضور ﷺ کے بازو اور پنڈلیوں کی ہڈیاں برابر تھیں

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بازو اور پنڈلیوں مبارک کی ہڈیاں مناسب طوالت والی تھیں۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 2، صفحہ 155، رقم 1430)

حضور ﷺ کا جسم مبارک پر گوشت تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلیاں، قدم مبارک اور پنڈلیاں بھری بھری اور بڑی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلائیاں کشادہ تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 1، صفحہ 415)

حضور ﷺ کے پیارے ہاتھ مبارک

حضور ﷺ کے ہاتھوں کی خوشبو مبارک

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ اقدس پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے، میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ

اقدس پکڑ کر اپنے چہرے پر پھیرا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 309، رقم 18789)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دست مبارک سے شفا کا حصول

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں مجھے سخت بخار ہو گیا، پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے، میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے، کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے اور ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں عرض گزار ہوا، نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا، تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اُس کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک تہائی کر دو اور تہائی بہت ہے اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اُس کے بعد یوں دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اُس کی ہجرت کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے اب تک جب بھی مجھے یہ خیال گزرتا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک مجھے اپنے جگر کے اندر محسوس ہوتی ہے۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، جلد 4، صفحہ 67، رقم 6318)

حضور ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا، سامنے سے کچھ بچے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اُسے عطار کی ڈبیہ سے نکالا ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 6، صفحہ 363، رقم 31765)

حضور ﷺ کی ہتھیلی مبارک کی نرمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کسی دیباج یا ریشم کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ ہی کسی کستوری اور مرکب خوشبوؤں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔

(صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 692، رقم 1872)

حضور ﷺ سے مصافحہ کرنے والے کے ہاتھ کی خوشبو کا عالم

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ عطار کے ہاتھوں کی طرح معطر رہتے خواہ خوشبو لگائی ہوتی یا نہ لگائی ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مصافحہ کرنے والا شخص سارا دن اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور بچے کے سر پر دستِ شفقت پھیر دیتے تو وہ اپنے سر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں کی خوشبو کے باعث دوسرے بچوں میں پہچانا جاتا تھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 305)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگشتانِ مبارک متناسب طوالت والی تھیں۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 2، صفحہ 154، رقم 1340)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگشتانِ مبارک لمبی اور خوبصورت تھیں، یوں محسوس ہوتا جیسے وہ چاندی کی ڈلیاں ہوں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 305)

حضور ﷺ کی علم کی سخاوت

حضور ﷺ کی بارگاہ سے علم کی عطاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے پھیلا دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھر کر اُس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو، پس میں نے اِس چادر کو اپنے سینے میں چمٹا لیا اور اس کے بعد میں کچھ بھی نہیں بھولا۔"

(صحیح ابن حبان، جلد 16، صفحہ 105، رقم 7153)

حضور ﷺ کا ٹوٹی پنڈلی کا درست فرمانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رافع یہودی کی طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا، مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اِسے قتل کر دیا ہے تو پھر میں نے ایک ایک کر کے تمام دروازے کھولنا شروع کر دیئے یہاں تک کہ میں سیڑھی کے آخر تک پہنچ گیا، میں نے یہ خیال کرتے ہوئے

اپنا پاؤں رکھا کہ میں زمین تک پہنچ گیا ہوں۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اِسے عمامہ سے باندھ لیا...... پھر میں حضور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچا اور سارا واقعہ عرض کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ میں نے پاؤں پھیلا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس پر دستِ کرم پھیرا تو ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ کر ایسے ہو گئی کہ گویا مجھے کبھی اِس میں تکلیف نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 1482، رقم 3813)

حضور ﷺ کا ہدایت کی دعا دینا اور اسکی تاثیر مبارک

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یمن روانہ فرمایا تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور میں قضاء کے معاملات نہیں جانتا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ کرم میرے سینے پر مارا اور دعا کی، اے اللہ! اِس کے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور اِس کی زبان کو حق پر ثابت رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اُس کے بعد مجھے کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں ذرہ بھر تردد کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

(مسند عبد بن حمید، جلد 1، صفحہ 6، رقم 94)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے لمبی اور خوبصورت عمر پانا

حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دعا کی، الٰہی اِسے خوبصورتی عطا فرما اور اس کے حسن و جمال کو ہمیشہ قائم رکھ۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی، لیکن اُن کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے۔ سوائے معمولی حصّے کے اُن کا چہرہ صاف اور تر و تازہ رہا اور وفات تک سکڑا نہیں یعنی جھریاں نہیں پڑیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 77، رقم 20752)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بطن اور سینہ مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بطن اور سینہ مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بطنِ اقدس اور سینہ مبارک برابر تھے اور سینہ مبارک چوڑا تھا۔

(الشمائل الحمدیہ للترمذی، صفحہ 37، رقم 8)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اقدس فراخ تھا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ اقدس فراخ اور آئینہ کی طرح سخت ہموار تھا، کوئی ایک حصہ بھی دوسرے سے بڑھا ہوا نہ تھا اور سفیدی اور آب وتاب میں چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 204)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جاگتا ہے

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 36، رقم 24119)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک معتدل تھا

حضرت اُم معبد بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جن کا حسن نمایاں اور چہرہ نہایت ہشاش بشاش تھا اور تخلیق میں حسین وجمیل تھے، وہ پیٹ کے بڑا ہونے کے عیب سے پاک تھے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، صفحہ 10، رقم 4274)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اور بطن مبارک برابر تھا

حضرت ہند ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بطن اقدس اور سینہ مبارک برابر تھے۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 2، صفحہ 154، رقم 1430)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن مبارک کا حسن

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطنِ اقدس کو ہمیشہ اِسی حالت میں دیکھا کہ وہ یوں محسوس ہوتا جیسے کاغذ تہہ در تہہ رکھے ہوں۔

(مسند ابو داوٗد الطیالسی، جلد 1، صفحہ 225، رقم 1619)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن مبارک کے بال

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن اقدس پر بالوں کی ایک لکیر سینہ انور سے شروع ہو کر ناف مبارک پر ختم ہو جاتی تھی، اُس لکیر کے علاوہ سینہ انور اور بطنِ اقدس پر بال نہ تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 1، صفحہ 410)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں بیان کرنے کا ابو ہریرہ کا پیارا انداز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب کبھی وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تو یوں فرماتے: مجھے اِس بات کی

اُس ذات نے خبر دی جن کی پلکیں لمبی لمبی تھیں اور جن کے دونوں پہلو سفید تھے، وہ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل متوجہ ہوتے اور جب رُخ پھیرتے تو پورا پھیرتے۔ اُن جیسا نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھا اور نہ کبھی دیکھ سکے گی۔

(الادب المفرد للبخاری، صفحہ 98، رقم، 255)

حضور ﷺ کی ختنہ اور ناف بریدہ پیدائش

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، جلد 3، صفحہ 414)

حضور ﷺ کی پیدائش پر عبدالمطلب کا تعجب

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب اس پر متعجب ہوئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا یقیناً عظیم شان کا مالک ہوگا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 1، صفحہ 103)

حضور ﷺ کی مہر نبوت

حضور ﷺ کی مہر نبوت گول تھی

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ

جان مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی، پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وضو سے بچا پانی پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

(السنن الکبری للنسائی، جلد 4، صفحہ 361، رقم 7518)

حضور ﷺ کی مہر نبوت پشت مبارک میں تھی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی، جیسے کبوتر کا انڈا ہو۔

(صحیح ابن حبان، جلد 16، صفحہ 207، رقم 6298)

حضور ﷺ کی مہر نبوت کی خوبصورتی

حضرت مخرش کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو مقام جعرانہ سے نکلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمر مبارک کی طرف دیکھا تو اُسے خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا ہوا پایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 3، صفحہ 231، رقم 13230)

حضور ﷺ کی مہر نبوت اختتام نبوت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 6، صفحہ 328، رقم 31805)

حضور ﷺ کی مہر نبوت دونوں کندھوں کے درمیان تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت اقدس کشادہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، جلد 3، صفحہ 362)

حضور ﷺ کے جوڑ مبارک

حضور ﷺ کے جوڑ مبارک مضبوط تھے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے مضبوط جوڑوں والے تھے۔

(مسند البزار، جلد 2، صفحہ 18، رقم 474)

حضور ﷺ کے جوڑوں کی ہڈیاں مبارک

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جوڑوں کی ہڈیاں نمایاں تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 6، صفحہ 328، رقم 31805)

حضور ﷺ کی پنڈلیاں مبارک

حضور ﷺ کا بچا پانی حاصل کرنے کا جذبہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اچانک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جب کہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر جلوہ افروز تھے، دوپہر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی، پھر اندر چلے گئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اُسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے، اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر گئے اور نیزہ نکال لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے، گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 308، رقم 18781)

حضورﷺ کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 97، ج رقم 20955)

حضورﷺ بے مثل تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک گوشت سے پُر تھے، چہرۂ انور حسین تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 125، رقم 12288)

حضورﷺ کے پاؤں مبارک

حضورﷺ کے پاؤں مبارک کی خوبصورتی

حضرت ہند ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے، قدمین شریفین ہموار اور نرم تھے اور اُن پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا، جب چلتے تو متوازن اور مضبوط رکھتے، قدم اٹھاتے وقت ہلکا سا جھکتے، آہستگی سے چلتے اور چلتے وقت دونوں بازو بھی ہلاتے، جب چلتے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 2، صفحہ 154، رقم 1430)

حضور ﷺ کی تیز رفتاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تیز رفتار بھی کوئی نہیں دیکھا گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے زمین لپیٹ دی جاتی تھی، ہم پوری محنت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلا تکلف چلتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 350، رقم 8588)

حضور ﷺ کے قدمین شریفین کی خوبصورتی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قدمین شریفین تمام انسانوں سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، جلد 1، صفحہ 419)

حضور ﷺ بارونق شخصیت کے مالک تھے

حضرت اُم معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قدِ انور میانہ تھا۔ نہ ایسا طویل کہ دیکھنے والے کو پسند نہ آئے اور نہ ایسا پست کہ حقیر دکھائی دے۔ دو شانوں کے درمیان شاخ کی مانند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھنے میں تینوں میں سب سے بارونق و حسین اور صاحب قدر دکھائی دیتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، صفحہ 10، رقم 4274)

حضور ﷺ کی نعت بزبان علی المرتضیٰؓ

حضرت یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: اے امیر المومنین! ہمارے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت بیان کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت زیادہ دراز قد نہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قد درمیانے سے زیادہ تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کچھ لوگوں کے ساتھ ہوتے تو اُن سب میں نمایاں ہوتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 151، رقم 1299)

حضور ﷺ سب سے حسین قد و اقامت کے مالک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قد و قامت اور چہرۂ اقدس کے لحاظ سے تمام لوگوں سے حسین تھے۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، جلد 3، صفحہ 278)

حضور ﷺ کا خون مبارک صحابیؓ کا پی لینا

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر مجھے حکم فرمایا کہ خون لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ دفن کر دو جہاں پرندے، چوپائے اور آدمی نہ پہنچ سکیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب نظروں سے اوجھل ہوا تو میں نے اُسے پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

مجھ سے دریافت فرمایا، آپ کو بتایا گیا کہ میں نے اِسے پی لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا پڑے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 7، صفحہ 67، رقم 13186)

حضور ﷺ کا خون مبارک پی لینے سے برکت کا حصول

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پچھنے لگوا رہے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا اے عبداللہ اِس خون کو لے جاؤ اور اِسے کسی ایسی جگہ بہا دو جہاں تمہیں کوئی دیکھ نہ سکے، پس جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوا تو خون مبارک پینے کا ارادہ کیا اور اُسے پی لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا: اے عبداللہ تم نے اِس خون کا کیا کیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے اِسے ایسی خفیہ جگہ پر رکھا ہے کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ لوگوں سے مخفی رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم نے شاید اُسے پی لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تمہیں کس نے خون پینے کو کہا تھا؟ آج کے بعد تو لوگوں سے محفوظ ہو گیا اور لوگ تجھ سے محفوظ ہو گئے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، صفحہ 638، رقم 6343)

حضور ﷺ کے پیشاب مبارک سے برکت

حضرت حکیمہ بنت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی والدہ سے بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکڑی کے پیالے میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ پھر اُسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ عمل فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوبارہ تشریف لائے اور اِس برتن کو دیکھا تو اس میں کوئی چیز نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ برکہ سے، جو کہ حبشہ سے ان کے ساتھ آئیں تھیں، اس بارے میں استفسار فرمایا کہ اِس برتن کا پیشاب کہاں ہے؟ اِس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اِسے پی لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو نے خود کو جہنم کی آگ سے بچالیا ہے۔

(السنن الکبری للبیہقی، جلد 7، صفحہ 67، رقم 13184)

حضور ﷺ کا تبسم مبارک اور اسکے مختلف انداز اور مواقع

حضور ﷺ کے چہرہ انور خوشی کے موقع پر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت کی روایت ہے جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان فرمایا جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی مسرور

ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک یوں نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور ہی سے آپ کی خوشی کا اندازہ لگالیا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 458، رقم 15827)

حضور ﷺ کا مسکرانا مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلق مبارک نظر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، ص 66، رقم 24414)

حضور ﷺ کا بچوں سے دل لگی فرمانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سنے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ اور میرے خیال میں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا۔ چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے۔ اے ابو عمیر نفسیر کا کیا بنا؟ جس کیساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بچے کی دل جوئی اور مزاح کے لیے یہ فرماتے۔

(سنن ابوداؤد، جلد 4، ص 293، رقم 4969)

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ہنسنا مبارک

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہو گا۔ یہ آدمی اپنے جسم کو گھسیٹتا ہوا جہنم سے باہر نکلے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں داخل ہو گا تو اسے گمان گزرے گا کہ شاید یہ بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہو گا۔ اے رب وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جا جنت میں چلا جا۔ لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ جنت میں جا کر پھر اسے گمان گزرے گا شاید یہ بھری ہوئی ہے۔ پس وہ واپس لوٹ کر پھر عرض کرے گا۔ اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا اور جنت میں داخل ہو۔ کیونکہ تیرے لئے جنت میں دنیا کے برابر اس سے دس گناہ زیادہ حصہ ہے۔ یا فرمایا تیرے لئے دس دنیاؤں کے برابر حصہ ہے۔ وہ عرض کرے گا۔ کیا مجھ سے مزاح کرتا ہے۔ یا مجھ پر ہنستا ہے۔ حالانکہ تو حقیقی مالک ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یہ اہل جنت کے سب سے کم درجہ والے شخص کا حال ہے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 16، ص 517، رقم 7475)

اشعار پر حضور ﷺ کا تبسم فرمانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں سو بار سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں بیٹھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی تبسم فرماتے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 13، ص 96، رقم 5781)

سب سے زیادہ تبسم فرمانے والے

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(الاحادیث المختارہ للمقدسی، جلد 9، ص 205، رقم 189)

حضور ﷺ کا مزاح فرمانا

حضور ﷺ مزاح میں بھی سچ بولا کرتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سچی بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(الادب المفرد للبخاری، ص 102، رقم 265)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مزاح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اونٹنیاں ہی تو اونٹ پیدا کرتی ہیں۔ لہٰذا ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہوا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 268، رقم 13844)

حضرت انس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے دو کانوں والے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 7، ص 91، رقم 4029)

مزاح میں بھی سچ کہا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا یعنی مزاح بھی جھوٹی بات نہیں کرتا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 1، ص 298، رقم 995)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے استقامت کا ملنا

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا، اس وقت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی ملنے سے نہیں روکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو چہرہ انور تبسم ریز ہو جاتا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کرسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ اسے جما دے اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد2، ص293، رقم2219)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مریض سے حسن سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عیادت فرمانا اور دعوت اسلام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اس سے فرمایا۔ اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس

بیٹھا تھا تو اس کے باپ نے کہا۔ ابوالقاسم کی بات مان لو۔ پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد3، ص227، رقم280)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خدام پر شفقت کا معاملہ

خدام کے ساتھ شفقت فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے بھرے ہوئے اپنے برتن لے کر آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے۔ بسا اوقات وہ نہایت سرد پانی لے کر آتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر بھی اپنا ہاتھ مبارک اُن میں ڈبو دیتے۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد2، ص154، رقم1429)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مخاطب سے حسن سلوک

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مخاطب سے معاملہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس

سے مصافحہ فرماتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ چھوڑتے اور جب تک وہ اپنا چہرہ نہ پھیرتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنا چہرہ انور نہ پھیرتے۔ اور کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سامنے بیٹھنے والے کی طرف پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 10، ص 192، رقم 20579)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی کا حسن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر کے کام خود فرمانا

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کام کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نعلین مبارک گانٹھ لیتے۔ اپنے کپڑے سی لیتے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کرتے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

(الجامع لابن راشد الازدی، جلد 11، ص 260، رقم 20492)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات کے حسن کا راز

غائب سے ملاقات کرنے کا معاملہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بھائیوں میں سے کسی شخص کو تین دن سے زیادہ عرصہ نہ پاتے تو اس کے متعلق دریافت فرماتے۔ پس اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لئے دعا فرماتے۔ موجود ہوتا تو اس سے ملاقات فرماتے اور اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 6، ص 150، رقم 3429)

حضور ﷺ کا انصاف فرمانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جنگ بدر والے دن ہم تین لوگ ایک اونٹ پر تھے۔ حضرت ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چلنے کی باری آئی تو دونوں صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی جگہ ہم چلتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اور نہ ہی میں تم سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص 411، رقم 3901)

حضور ﷺ کا حسن معاشرت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت کا یہ عالم تھا کہ اگر عرب کی کوئی لونڈی اپنی حاجت روائی کے لیے راہ چلتے چلتے آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ وہ جہاں چاہتی اپنے کام کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے جاتی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 129، رقم 12336)

حضور ﷺ کا غلاموں پر شفقت فرمانا

حضور ﷺ کا کھانا کھانے کا انداز

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھتے۔ زمین پر کھانا تناول فرماتے۔ بکری کو باندھ لیتے اور جو کی روٹی پر غلاموں کی دعوت قبول فرماتے۔

(المعجم الکبیر الطبرانی، جلد 12، ص 68، رقم 12494)

حضور ﷺ کا ننھے منے غلام پر شفقت فرمانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق سے اچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا۔ میں نے کہا، خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے میں وہ کام کرنے ضرور جاؤں گا۔ میں چلا، حتیٰ کہ چند لڑکوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچانک میری گدی سے پکڑا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے کہا تھا۔ میں نے عرض کیا! جی ہاں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جا رہا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم! میں نو سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ مجھے نہیں معلوم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کسی کام کے متعلق فرمایا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ یا کوئی کام میں نے نہ کیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم نے اسے کیوں نہیں کیا۔

(سنن ابو داؤد، جلد 4، ص 246، رقم 4774)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسافروں سے برتاؤ

مسافر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ

حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک مسافر اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس کا دین کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ چھوڑ کر میری طرف بڑھے اور میرے پاس پہنچ گئے۔ پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرے خیال سے اس کرسی کے پائے لوہے کے تھے۔ حضرت ابو

رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا تھا اس میں سے مجھے تعلیم دینے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا خطبہ پورا کیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 2، ص 59، رقم 1284)

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ مبارک

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک روز وادی بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وضو فرمایا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اپنے ہاتھوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دست مبارک تھاما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، ص 68، رقم 1637)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دشمنوں سے حسن سلوک

دشمن جان کے ساتھ خوبصورت برتاؤ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے ساتھ نخلستان میں جہاد کیا۔ پس انہوں نے مسلمانوں کی جانب سے غفلت محسوس کی تو ان میں سے ایک آدمی جسے غورث بن الحارث کہا جاتا ہے آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور کے پاس تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ بس یہ سننا تھا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا لی اور فرمایا۔ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ بہتر انداز سے مجھ سے بدلہ لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ مگر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ آپ کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی آپ کے دشمنوں کا ساتھ دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں لوگوں میں سب سے بہترین شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، ص 31، رقم 4322)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کے خزانے عطاء فرمانا

حضرت ابو ہریرہؓ کو قوت حافظہ کی عطاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ سے بہت سی احادیث سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر بھر کر ڈالی اور فرمایا۔ اسے اپنے جسم سے لگا لو۔ پس میں نے لگا لی تو اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، ص 133، رقم 3448)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاداری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ حیاداری

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپ کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناپسندیدگی کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے لگا لیا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 71، رقم 11701)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سائل کے ساتھ معاملہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا فرمانے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عطا کر دی۔

(سنن دارمی، جلد 1، ص 48، رقم 71)

ایمان کی ایک شاخ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہٰ الا اللہ یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 8، ص 110، رقم 5005)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اور استقامت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اور سواری فرمانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا اور لوگ خطرناک آواز کی

طرف دوڑے تو انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راستے میں واپس آتے ہوئے ملے جو تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جگہ جا پہنچے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے، ڈرمت، ڈرمت۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر زین کے بغیر سوار تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گلے میں تلوار تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے اسے دریا پایا فرمایا۔ یہ گھوڑا تیز رفتاری میں تو دریا جیسا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 147، رقم 12516)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا غزوہ حنین میں شرکت فرمانا

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے دریافت کیا۔ اے ابو عمارہ! کیا غزوہ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی تھی؟ انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دن بھی پیٹھ نہیں دکھائی تھی۔ حضرت ابو سفیان بن حارث نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سواری سے نیچے تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے۔ میں نبی برحق ہوں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب (جیسے سردار) کا بیٹا ہوں۔ اس روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، ص 281، رقم 304)

حضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حد درجہ بہادر تھے

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ خدا کی قسم! جب جنگ تیز ہوتی تو ہم خود کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں رہتے تھے اور ہم میں زیادہ بہادر شخص وہ ہوتا تھا جو جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر رہتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، ص 462، رقم 32615)

حضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دوران جنگ معاملہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوتا اور لوگوں سے لوگ ٹکراتے تو ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آڑ میں آ جاتے۔ پس لڑائی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر لوگوں کے قریب ہم میں سے کوئی نہیں ہوتا تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص 156، رقم 1346)

جنگ میں صحابہ کا حضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پناہ میں آنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ جنگ بدر والے دن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ لئے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے زیادہ دشمن کے قریب ہیں۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر بہادر و مضبوط تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، ص 426، رقم 32614)

حضور ﷺ کا سخاوت فرمانا

حضور ﷺ کے عطاء فرمانے کا معاملہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کسی شے کا سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "نہ" نہیں فرمائی۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، ص 280، رقم 6356)

حضور ﷺ کا توکل علی اللہ کا معاملہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، ص 280، رقم 6356)

اعرابیوں سے مال کی عطاء کے بارے میں فرمانا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آرہے تھے کہ چند اعرابی آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹ گئے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مال طلب کر رہے تھے۔ وہ آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر بھی اچک لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا۔ میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے ہرگز بخیل، جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، ص 84، رقم 16821)

حضرت علیؓ کا اپنے آقا ﷺ کی شان بیان فرمانا

حضرت ابراهیم بن محمد جو کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک بیان کرتے تو فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور سب سے زیادہ فراخ سینے والے اور لوگوں میں سب سے سچے لہجے والے بھی تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ باعزت معاشرت والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میل جول رکھنے والا آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے والا کہہ اٹھتا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا حسین نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا سنا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دیکھا سنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، ص 328، رقم 31805)

حضور ﷺ کا بکریوں کا ریوڑ سخاوت کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں مانگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے وہ بکریاں عطا کر دیں۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم! اسلام لے آؤ۔ کیونکہ خدا کی قسم! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا دیتے ہیں کہ فقر و فاقہ سے نہیں ڈرتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی صرف دنیا کی وجہ سے بھی مسلمان ہوتا تو اسلام لانے کے بعد اسلام اسے دنیا اور اس کی ہر ایک شے سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، ص 287 رقم 6373)

حضرت صفوان رض کے محبوب کی صفت مبارک

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا جو بھی عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظر میں تمام لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے مسلسل عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظر میں تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

(مسند الحمیدی، جلد 1، ص 200، رقم 412)

احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور کچھ بھی اس میں سے میرے پاس رہے مگر یہ کہ جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

(صحیح ابن حبان، جلد 8، ص 9، رقم 3214)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال کی سخاوت فرما دی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا فرما دیا۔ یہاں تک کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں تم سے بچا کر اسے جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اسے بھی غنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر دے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ نہیں دیا گیا۔

(سنن دارمی، جلد 1، ص 474، رقم 1646)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ کی فاقہ کشی کا عالم

تین دن متواتر کھانا نہیں کھایا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت مدینہ منورہ میں آئے ہیں انہوں نے کبھی تین دن متواتر سیر ہو کر گندم کا کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 8، ص 33، رقم 4539)

دو دن بھی متواتر کھانا نہیں کھایا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے کبھی دو دن متواتر سیر ہو کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، ص 98، رقم 247)

اہل بیت کے ہاں کھانے کا معاملہ

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ہاں کبھی جو کی روٹی نہیں بچی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، ص 267، رقم 22350)

جو کی روٹی کا کھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل کئی راتیں فاقہ سے رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا جو کی روٹی ہوتی تھی۔

(مسند عبد بن حمید، جلد 1، ص 204، رقم 596)

اہل بیت کا اکثر کھانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل خانہ نے ایک دن میں کبھی بھی دو مرتبہ ایسا کھانا تناول نہیں فرمایا جن میں ایک وقت میں کھجوریں نہ ہوں۔

(المستدرک للحاکم، جلد 4، ص 118، رقم 7078)

فاقہ کشی کا عالم ایسا تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 11، ص 35، رقم 6175)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کل اثاثہ مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مبارک

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادر نسبتی یعنی ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بوقت وصال حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترکہ میں درہم، دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فرما دی تھی۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد 4، ص 120، رقم 2489)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپے کی وجہ بیان فرمانا

بڑھاپے کی وجہ قیامت کی ہولنا کیوں کا تذکرہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ المرسلات، سورۂ عم یتساء لون اور سورۃ التکویر نے بوڑھا کر دیا ہے کیونکہ ان سورتوں میں قیامت کے ہولناک واقعات

بیان کیئے گئے ہیں۔

(المستدرک للحاکم، جلد2، ص374، رقم3314)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو مبارک اور اسکے خصائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ فرمانے کا انداز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے اس کام سے کنارہ کشی اختیار کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کام سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں لوگوں کی نسبت زیادہ خشیت الٰہی رکھتا ہوں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد1، ص45، رقم181)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس انداز سے گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی شخص الفاظ گننا چاہتا تو باآسانی گن سکتا تھا۔

(مسند الحمیدی، جلد1، ص120، رقم247)

حضور ﷺ کا کلام گالی گلوچ سے پاکیزہ ہوتا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو فحش گو تھے نہ ہی لعنت کرنے والے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے۔ غصے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اتنا فرماتے۔ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

(الادب المفرد للبخاری، ص 154، رقم 430)

حضور ﷺ کے کلام میں اور ہمارے کلام کرنے میں فرق

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری مانند تیزی سے مسلسل کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح کلام فرماتے کہ کلام کے درمیان وقفہ ہوتا تھا اور پاس بیٹھنے والا شخص اسے یاد کر لیتا تھا۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 3، ص 207، رقم 5547)

حضور ﷺ کا کلام کو دہرانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ مخاطبین اسے اچھی طرح سمجھ لیں۔

(مستدرک للحاکم، جلد 4، ص 305، رقم 7714)

حضور ﷺ کا کلام اور سلام کو تین مرتبہ دہرانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے تا کہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 213، رقم 13244)

حضور ﷺ کی خاموشی اور کلام کی کیفیت

حضرت اُم معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارعب لگتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بولتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروقار لگتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام موتیوں کے ہار کی مثل تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ص 315)

حضور ﷺ کا قد مبارک اور اسکے خصائل

حضور ﷺ کا قد مبارک

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی پست قد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی حسین وجمیل نہیں دیکھا۔

(مسند البزار، جلد2،ص18، رقم474)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چال مبارک اور اسکے خصائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چلنے کا انداز مبارک

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں۔ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری توجہ فرماتے۔

(اخبار المدینہ للنمیری، جلد1،ص319، رقم968)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی رفتار مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ چہرہ انور میں سورج گردش پذیر ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی۔ جب کہ ہم اپنی جانوں کو ہلکان کر ڈالتے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتکلف چلتے رہتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد2،ص350، رقم8588)

حضور ﷺ کا کس قوم کو خطاب فرمانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد3، ص213، رقم13244)

حضور ﷺ کا دہن مبارک اور اسکے خصائل

حضور ﷺ کے کلام کی خوبیاں اور مزاج مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل سکوت فرمانے والے تھے۔ آغاز کلام اور اس کا اختتام دہن مبارک کی جانبوں اور کناروں سے ہوتا یعنی ہر کلمے کی ادائیگی مکمل طور پر ہوتی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام اقدس مختصر مگر جامع الفاظ پر مشتمل ہوتا۔ نیز کلمات میں باہم مناسب فاصلہ ہوتا۔ الفاظ نہ ضرورت سے زیادہ ہوتے اور نہ اتنے مختصر کہ بات ہی واضح نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ سخت مزاج تھے اور نہ کسی کی تذلیل کرتے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد22، ص156، رقم414)

حضور ﷺ کے دندان مبارک سے نور کا نکلنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے والے دندان مبارک قدرے کشادہ تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کلام فرماتے تو یوں نظر آتا گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے والے دندان مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 1، ص 235، رقم 767)

حضرت ام معبد کی زبانی حضور ﷺ کی شان مبارک

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک ایسا شخص دیکھا جس کا حسن نمایاں تھا جب وہ خاموش ہوتے تو پروقار ہوتے اور جب گفتگو فرماتے تو چہرہ اقدس پرنور اور بارونق ہوتا۔ دور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ بارعب اور جمیل نظر آتے اور قریب سے دیکھیں تو اور بھی زیادہ حسین و جمیل دکھائی دیتے۔ گفتگو شیریں ہوتی، نہ بے فائدہ ہوتی نہ بیہودہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گفتگو گویا موتیوں کی لڑی ہوتی جس سے موتی جھڑ رہے ہوں۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، ص 10، رقم 4274)

حضور ﷺ کی عاجزی کی ایک کیفیت

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھٹنے

کھڑے کرکے ان کے گرد اپنے ہاتھوں سے حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر جھکائے ہوئے عاجزی کی حالت میں دیکھا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، جلد 4، ص 262، رقم 4847)

بحیثیت ایک لیڈر حضور ﷺ کی خوبصورت ایک ادا

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرما ہوتے اور واپس لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی نعلین مبارک یا کوئی چیز جو آپ پر ہوتی، رکھ جاتے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واپسی کا پتہ چل جاتا اور وہ اپنی اپنی جگہ پر رکے رہتے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، جلد 4، ص 264، رقم 4854)

حضور ﷺ کے تشریف فرما ہونے کے انداز مبارک

حضور ﷺ کے تشریف فرما ہونے کی ایک ادا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 3، ص 236، رقم 5709)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹیک لگا کر بیٹھنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکیہ مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الادب، جلد5، ص98، رقم 2771)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں باوقار انداز

حضرت خارجہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس میں تمام لوگوں سے زیادہ باوقار دکھائی دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منہ اور ناک وغیرہ سے کوئی چیز نہ نکالتے تھے۔

(المراسیل للامام ابوداؤد، ص344، رقم505)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چھینک فرمانے کا انداز

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چھینک فرمانے کا انداز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد2، ص439، رقم9660)

ایک اور راوی کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز مبارک پست فرماتے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 7، ص262، رقم 7452)

حضور ﷺ چھینک آنے پر کیا فرماتے

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمد للہ پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جاتا۔ اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے احوال بہتر فرمائے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص204، رقم 1748)

حضور ﷺ کے کھانا کھانے کے انداز مبارک

حضور ﷺ ٹیک لگا کر نہ کھاتے تھے

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(صحیح بخاری، جلد 5، ص206، رقم 5083)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گرے لقمہ کو اٹھانا اور برتن صاف فرمانے کا انداز

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے مٹی دور کر کے کھا لے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(صحیح مسلم، جلد3، ص160، رقم 2034)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانا کھانے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو یہ دعا فرماتے۔ تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد6، ص80، رقم 10121)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا کدو شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم کے پاس گیا۔ جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی تلاش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھنے لگا اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد4، ص155، رقم6662)

حضور ﷺ کا بکری کی ران نوش فرمانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بکری کی ران کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے توڑ کر تناول فرمانے لگے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد2، ص435، رقم9261)

حضور ﷺ نے مرغ کا گوشت تناول فرمایا

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے

قریب نہ بھٹکا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا آگے بڑھو کیونکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغ کا گوشت تناول فرماتے دیکھا ہے۔

(سنن الدارمی، جلد 2، ص 140، رقم 2055)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، جلد 2، ص 110، رقم 3323)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو بہترین سالن قرار دیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، جلد 3، ص 360، رقم 3821)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ میں بہترین گوشت پیٹھ کے گوشت کو قرار دینا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث بیان کی اور جس نے ان لوگوں کے لئے اونٹ ذبح کیا تھا، لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گوشت رکھ رہے تھے اس وقت اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص 203، رقم 1744)

حضور ﷺ کی پسندیدہ ثرید

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کھانوں میں سے زیادہ پسندیدہ روٹی کا ثرید اور ستو اور گھی کا بنا ہوا ثرید تھا۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 5، ص 93، رقم 5908)

حضور ﷺ کا بار بار ران کا پسند فرمانا اور رحمت کا ذکر

حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہانڈی پکائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ مجھے ران پکڑاؤ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ران کا گوشت پسند تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ران کا گوشت پکڑایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا مجھے ران پکڑاؤ۔ میں نے ران پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار فرمایا۔ ران پکڑاؤ تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں تم سے ران مانگتا رہتا تم مجھے رانیں دیتے رہتے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 22، ص 335، رقم 842)

حضور ﷺ کا قربانی کا خشک گوشت تناول فرمانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ قربانی کا خشک گوشت کھایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 327، رقم 14549)

حضور ﷺ کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمانا

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔ پھر نماز کا وقت ہو گیا۔ تو ہم نے کنکریوں پر ہاتھ مار کر صاف کئے اور پھر ہم نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور ہم نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد 3، ص 110، رقم 1541)

حضور ﷺ کو کھیرے پسند تھے

حضرت ربیع بن معوذ بن عفراء بیان فرماتے ہیں کہ حضرت معوذ بن عفراء نے مجھے تازہ کھجوروں کا ایک تھیلا دے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف بھیجا جس کے اوپر تازہ کھیرے بھی تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کھیرے پسند تھے وہ کھیرے بحرین سے آئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے ہاتھ بھر کر مجھے عطا فرمائے۔

(مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، جلد 1، ص 109، رقم 357)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کی روٹی کی دعوت قبول فرمانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہوتے۔ زمین پر کھانا تناول فرماتے۔ بکری کو باندھتے اور جو کی روٹی پر غلاموں کی دعوت قبول فرماتے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، ص 68، رقم 12499)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب کھانا سبزیاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین کھانا سبزیاں تھیں۔

(الوفاء لابن جوزی، ص 617، رقم 1200)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشروبات نوش فرمانے کے انداز مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تین مرتبہ سانس لینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشروب نوش فرمانے کے دوران تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ طریقہ زیادہ سیراب کرنے والا پیاس بجھانے والا اور خوش گوار ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پانی نوش کرتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

(مسند البزار، جلد 5، ص 160، رقم 1752)

حضور ﷺ کا کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

(سنن الدارمی، جلد 2، ص 162، رقم 2127)

حضور ﷺ کا زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص 214، رقم 1834)

حضور ﷺ نے دو حالتوں میں پانی پیا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پانی پیتے دیکھا۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد 2، ص 568، رقم 449)

حضرت علی کا ایک عمل اور اس کی وجہ

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں کھڑے ہو

کر پانی پیوؤں تو بے شک میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پانی پیوؤں تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، ص 101، رقم 24109)

حضور ﷺ کو ٹھنڈا پانی پسند تھا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، ص 38، رقم 24124)

حضور ﷺ کا پسندیدہ مشروب دودھ مبارک تھا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب دودھ تھا۔

(اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابن حبان، جلد 3، ص 298، رقم 648)

حضور ﷺ کا دودھ، شہد، نبیذ اور ستو نوش فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیالہ میں دودھ، شہد، ستو، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلایا کرتا تھا۔ اس پیالہ کو انہوں نے بطور تبرک سنبھال رکھا تھا۔

(الوفاء لابن جوزی، ص 637، رقم 1264)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک اور انکے خصائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص پہننا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص پسند تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 5، ص 482، رقم 9668)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید لباس زیب تن فرمانا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما تھے۔

(السنة لابن ابی عاصم، جلد 2، ص 464، رقم 957)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس کا حکم کیوں دیا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

(صحیح ابن حبان، جلد 12، ص 242، رقم 5423)

حضور ﷺ عمامہ اور لباس زیب تن فرماتے ہوئے دعا فرماتے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو بسم اللہ پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ، پھر دعا فرماتے۔ اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی خیر اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 5، ص 180، رقم 6684)

حضور ﷺ کی قمیص مبارک کی آستین کی لمبائی

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بازو مبارک کی آستین کلائی کے گٹ تک ہوتی تھی۔

(سنن ترمذی، جلد 4، ص 238، رقم 1765)

حضور ﷺ کا جبہ پہننا

حضور ﷺ کا جبہ مبارک اور اسکی فضیلت

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عمر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ مبارک نکال کر اس کی زیارت کرائی۔ جس کے بٹن اور تکملے مخمل

کے بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا یہ وہ تاریخی جبہ مبارک ہے جسے پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن کا سامنا کرتے تھے۔

(مسند عبد بن حمید، جلد 1، ص 456، رقم 1576)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تنگ آستین والے جبہ پر ایک خاص انداز اختیار فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ، پانی کا برتن ساتھ لے لو۔ چنانچہ میں برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت فرما کر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں بہت تنگ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آستینوں سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا تو ہاتھ نکل نہ سکے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیچے سے ہاتھ کو نکال لیا پھر میں نے پانی ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لئے وضو فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، ص 250، رقم 18215)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رومی جبہ زیب تن فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رومی جبہ زیب تن فرمایا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، ص 255، رقم 18265)

حضور ﷺ کا سرخ جبہ زیب تن فرمانا

حضرت طارق محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سرخ جبہ زیب تن کئے ہوئے ذوالمجاز بازار میں سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، ص 82، رقم 159)

حضور ﷺ کا چادر مبارک اوڑھنا

حضور ﷺ کی پسندیدہ چادر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام کپڑوں میں یمنی سبز چادر اوڑھنا زیادہ پسند تھی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 291، رقم 14140)

حضور ﷺ کا کڑھائی والی چادر پہننا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے اس حال میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لئے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قطری چادر میں ملبوس تھے۔ جس پر کڑھائی کی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز پڑھائی۔

(موارد الظمان للہیثمی، جلد 1، ص 105، رقم 349)

حضور ﷺ کا حلہ مبارک (دو چادریں اوڑھنا)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک متوسط تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، ص 281، رقم 5233)

حضور ﷺ کا سرخ چادر اوڑھ کر خطبہ دینا

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ پہنچا رہے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 3، ص 247، رقم 5777)

حضور ﷺ کا دو سبز رنگ کی چادریں زیب تن فرمانا

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سبز چادریں زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، ص 228، رقم 7117)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ چادر زیب تن فرمانا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سیاہ چادر مبارک زیب تن کئے ہوئے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد 1، ص 201، رقم 786)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف قسم کی ٹوپی پہننا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شامی ٹوپی پہننا

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ حضرت عطاء بن ابی رباح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سفید شامی ٹوپی مبارک تھی۔

(جامع المسانید للخوارزمی، جلد 1، ص 198)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید ٹوپی پہننا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی مبارک پہنا کرتے تھے۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد 5، ص 175، رقم 6259)

حضور ﷺ کا حسن مبارک بزبان اماں عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ چادر زیب تن فرمائی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر پر کیا خوب سج رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت مبارک کی سفیدی اس کی سیاہی میں اور اس کی سیاہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفیدی میں گھل مل رہی ہے۔ پھر اس میں کوئی خوشبو ظاہر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اتار دیا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاکیزہ خوشبو پسند تھی۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14، ص 305، رقم 6395)

•

حضور ﷺ کا کمبل مبارک اوڑھنا

حضور ﷺ کا کالے بالوں کا کمبل استعمال فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالے بالوں کا بنا ہوا کمبل اوڑھ کر باہر تشریف لائے۔

(سنن ابو داود، جلد 4، ص 44، رقم 4032)

حضور ﷺ کا ملبدہ اوڑھنا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہمارے پاس ایک موٹی چادر لے کر تشریف لائے جو یمن میں بنائی جاتی تھی اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وصال فرمایا تھا۔

(صحیح مسلم، جلد3، ص1649، رقم2081)

حضور ﷺ کے مختلف عمامہ مبارک اور انکے خصائل

حضور ﷺ کا سیاہ عمامہ مبارک پہننا

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر مبارک پر تشریف فرما دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ عمامہ شریف باندھا ہوا ہے اور اس کے دونوں شملوں کو اپنے مبارک کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

(سنن ابو داؤد، جلد4، ص54، رقم4077)

حضور ﷺ کے عمامہ مبارک کا شملہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمامہ شریف باندھتے تو اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے تھے۔

(سنن ترمذی، جلد4، ص256، رقم1736)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ پہننا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ شریف باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔
(سنن ابن ماجہ، جلد 2، ص 942، رقم 2822)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زرد رنگ کا عمامہ پہننا

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وصال کے ایام میں حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر زرد رنگ کا عمامہ مبارک تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے فضل! میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس پگڑی سے میرا سر کس کر باندھو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہتھیلیاں مبارک میرے کندھوں پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں تشریف لے گئے۔
(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3 ص 363، رقم 14947)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زعفران میں رنگے ہوئے چادر اور عمامہ پہننا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر پر دو کپڑے جو زعفران میں رنگے ہوئے تھے چادر اور عمامہ مبارک دیکھے۔

(المستدرک للحاکم، جلد 3، ص 656، رقم 6415)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ مبارک پہننے کا پیارا انداز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ شریف باندھے ہوئے اسے گولائی میں سر اقدس کے گرد لپیٹتے اور آخری حصہ کو سر اقدس کی پچھلی جانب اڑیس لیتے اور ایک کنارہ دونوں مبارک کندھوں کے درمیان لٹکائے رکھتے

(شعب الایمان للبیہقی، جلد5، ص174، رقم6556)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انگوٹھی مبارک

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چاندی کی انگوٹھی پہننا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے۔ عرض کیا گیا وہ لوگ خط کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دمک کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

(مسند ابوعوانہ، جلد4، ص275، رقم6744)

حضور ﷺ کی انگوٹھی مبارک اور صحابہ کا فیض حاصل کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ اس کے بعد وہ ادلیس کے کنویں میں گر گئی اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2 ص 22، رقم 4734)

حضور ﷺ کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے اسے بحرین کی طرف بھیجا اور اسے ایک خط لکھ دیا جس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگا دی۔ جس پر تین سطریں کندے تھیں۔ ایک سطر میں لفظ محمد، ایک سطر میں لفظ رسول اور ایک سطر میں لفظ اللہ یعنی اللہ رسول محمد۔

(صحیح بخاری، جلد 2، ص 113، رقم 2939)

حضور ﷺ کی انگوٹھی مبارک میں نگینہ تھا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس میں چاندی کا نگینہ بھی تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 266، رقم 13868)

حضور ﷺ کا داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 12، ص 311، رقم 5501)

حضور ﷺ کا شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

(سنن النسائی، جلد 4، ص 194، رقم 5286)

حضور ﷺ کا خوشبو استعمال فرمانا

حضور ﷺ کا عطردان اور خوشبو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عطر دان تھا جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے

(سنن ابوداؤد، جلد 4، ص 86، رقم 4162)

حضور ﷺ کا مردانہ خوشبو مشک و عنبر استعمال فرمانا

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردانہ خوشبو مشک و عنبر استعمال فرماتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 5، ص 427، رقم 9407)

حضور ﷺ کی خوشبو مبارک سے لوگوں کا آپ کو پہچاننا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تو اس راستے سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور لوگ پکار اٹھتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر اس راستے سے ہوا ہے۔

(مسند ابویعلیٰ، جلد 5، ص 433، رقم 3125)

حضور ﷺ کا خوشبو کا تحفہ واپس نہ کرنا

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، جلد5، ص2616، رقم5585)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چمڑے کے جوتے پہننا

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ کو صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے پہنے دیکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان ہی میں وضو فرماتے تھے اور میں ویسے ہی جوتے پہننا پسند کرتا ہوں۔

(سنن نسائی، جلد1، ص80، رقم117)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تسمے والے جوتے پہننا

حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو بالوں سے صاف جوتے دکھائے جن کے دو تسمے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بعد میں حضرت انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بتایا تھا کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

(صحیح بخاری، جلد3، ص1131، رقم2940)

حضور ﷺ کے پیارے نعلین مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد3، ص245، رقم13593)

حضور ﷺ کا جوتا پہننے کا انداز مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے۔ پس دایاں پاؤں جوتا پہننے میں پہلا اور جوتا اتارنے میں آخری ہو۔

(صحیح ابن حبان، جلد12، ص270، رقم5455)

حضور ﷺ کا کاموں کا آغاز دائیں جانب سے فرمانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں

طرف سے ابتداء کرنا پسند فرماتے تھے۔

(الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص86، رقم86)

حضور ﷺ کے پیوند لگے جوتے مبارک

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیوند لگے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد5، ص58، رقم20602)

حضور ﷺ کے نعلین مبارک پر دوہرے تسمے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین مبارک کے آگے دو دوہرے تسمے لگے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد5، ص177، رقم24941)

حضور ﷺ کے جوتوں مبارک کی شکل

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین مبارک درمیان سے پتلے، چوڑی ایڑھی والے اور آگے نوکدار دیکھے جن کے دو تسمے تھے۔

(طبقات ابن سعد، جلد1 ص478)

حضور ﷺ کے طہارت کے انداز مبارک

حضور ﷺ کا وضو فرمانا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عمران بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا اور انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی۔ ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کیا۔ پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طریقہ سے وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اس دوران دل میں کوئی اور خیال نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، ص 59، رقم 418)

حضور ﷺ کا چار مواقع پر غسل فرمانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار مواقع پر غسل فرمایا کرتے تھے۔ جنابت کے باعث، جمعہ کے روز، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، ص 126، رقم 256)

حضور ﷺ کی پیاری سنت مسواک مبارک

حضور ﷺ کا بیدار ہو کر مسواک فرمانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے صاف فرماتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 3، ص 354، رقم 1082)

حضور ﷺ کا امت پر خصوصی شفقت فرمانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کے مشقت میں پڑ جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(سنن ترمذی، جلد 1، ص 12، رقم 7)

حضور ﷺ کے بال مبارک

حضور ﷺ کے بال مبارک سے برکت کا حصول

حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر انور کی حجامت بنا رہا تھا اور صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد طواف کر رہے تھے۔ اور ان کی یہ کوشش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر کوئی بال مبارک گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی گرے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، ص 111، رقم 12113)

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا داڑھی مبارک تراشنا

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی سے کچھ حصہ ترشواتے تھے۔

(سنن ترمذی، جلد 5، ص 94، رقم 2762)

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ناخن مبارک اور مونچھیں مبارک

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا اپنے ناخن اور مونچھیں ترشوانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جانے سے قبل اپنے ناخن مبارک تراشتے تھے اور اپنی مونچھیں کٹواتے تھے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 1، ص 257، رقم 842)

حضور ﷺ کے آرام فرمانے کے انداز مبارک

حضور ﷺ کے لیٹنے کا انداز مبارک

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا ہے۔ امام ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(سنن النسائی، جلد 2، ص 50، رقم 721)

حضور ﷺ کا لیٹنے سے پہلے دعا پڑھنا

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ مبارک رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:۔

ترجمہ: ''اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، ص 288، رقم 26508)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کی چھال سے بنا بستر

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔
(السنن الکبری للبیہقی، جلد 7، ص 47، رقم 13095)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر پر جاتے دعا فرمانا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر مبارک پر جاتے تو یہ دعا کرتے۔ ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوتے تو یہ کلمات فرماتے۔ ''اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، ص 385، رقم 23319)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز کے بدلے دن میں کثرت نوافل ادا کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اگر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو غلبہ نیند کی وجہ سے نماز ادا نہ کر پاتے تو دن کو بارہ رکعات نماز ادا کرتے۔

یہاں نماز سے مراد نفل نماز ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد 3، ص 51، رقم 4751)

حضورﷺ کی طویل نماز مبارک اور قدمین مبارک کا سوج جانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قدر طویل نماز ادا فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدمین مبارک پر سوجن آ گئی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا گیا کہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلے اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب ارشاد فرمایا کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(سنن النسائی، جلد 3، ص 219، رقم 1644)

حضورﷺ کی زبان مبارک سے مصر کی فتح کی بشارت

ابتداء اسلام میں مسلمان جن آلام و مصائب میں گرفتار اور جس بے سروسامانی کے عالم میں تھے۔ اس وقت کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ چند نہتے فاقہ کش اور بے سروسامان مسلمان قیصر و کسریٰ کی جابر حکومتوں کا تختہ الٹ دیں گے۔ لیکن غیب جاننے والے پیغمبر صادق نے اس حالت میں پورے عزم و یقین کے ساتھ اپنی امت کو یہ بشارتیں دیں کہ اے مسلمانو! تم عنقریب قسطنطنیہ کو فتح کرو گے اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں تمہارے دست تصرف میں ہوں

گی۔ مصر پر تمہاری حکومت کا پرچم لہرائے گا۔ تم سے ترکوں کی جنگ ہوگی جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے اور ان جنگوں میں تم کو فتح مبین حاصل ہوگی۔

(بخاری شریف، جلد اص ۵۰۴ تا ۵۱۳، باب علامات النبوۃ)

تاریخ گواہ ہے کہ غیب داں نبی کی دی ہوئی یہ سب غیب کی خبریں عالم ظہور میں آئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قیصر و کسریٰ پر غلبہ کی بشارت

عین اس وقت جب کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے پرچم انتہائی جاہ وجلال کے ساتھ دنیا پر لہرا رہے تھے اور بظاہر ان کی بربادی کا کوئی سامان نظر نہیں آرہا تھا مگر غیب داں نبی نے اپنی امت کو یہ غیب کی خبر سنائی کہ۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرىٰ فَلاَ كِسْرىٰ بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرَ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَلَتُنفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور ضرور ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مسلمانوں کے ہاتھ سے) خرچ کیے جائیں گے۔

(بخاری شریف، باب علامات النبوی، جلد ا، صفحہ ۵۱۱)

دنیا کا ہر مؤرخ اس حقیقت کا گواہ ہے کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسریٰ اور قیصر کی تباہی کے بعد نہ پھر کسی نے سلطنت فارس کا تاج خسروی دیکھا نہ رومی سلطنت کا روئے زمین پر کہیں وجود نظر آیا

کیوں نہ ہو کہ یہ غیب دان نبی صادق کی وہ غیب کی خبریں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحی سے آپ ﷺ نے دی ہیں۔ بھلا کیونکر ممکن ہے کہ غیب دان نبی کی دی ہوئی غیب کی خبریں بال کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی خلاف واقع ہوسکیں گی؟

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یمن، شام، عراق کی فتح یابی کی بشارت

حضور اکرم ﷺ نے یمن وشام وعراق کے فتح ہونے سے برسوں پہلے یہ غیب کی خبر دی تھی کہ یمن فتح کیا جائے گا تو لوگ اپنی سواریوں کو ہنکاتے ہوئے اور اپنے اہل وعیال اور متبعین کو لے کر (مدینہ سے) یمن چلے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ ہی کا قیام ان کے لیے بہتر تھا۔ کاش وہ لوگ اس بات کو جان لیتے۔ پھر شام فتح کیا جائے گا تو ایک قوم والے اپنے گھر والوں اور اپنے پیروی کرنے والوں کو لے کر سواریوں کو ہنکاتے ہوئے (مدینہ سے) شام چلے آئیں گے۔ حالانکہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ لوگ اس کو جان لیتے۔ پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے گھر والوں اور جوان کا کہنا مانیں گے ان سب کو لے کر سواریوں کو ہنکاتے ہوئے (مدینہ سے) عراق آ جائیں گے حالانکہ مدینہ ہی کی سکونت ان کے لیے بہتر تھی۔ کاش وہ ان کو جان لیتے۔

(مسلم شریف، جلد ا ص ۴۴۵ باب ترغیب الناس فی سکنی المدینہ)

یمن سن ۸ھ میں فتح ہوا۔ اور شام وعراق اس کے بعد فتح ہوئے لیکن غیب جاننے والے مخبر صادق ﷺ نے برسوں پہلے یہ غیب کی خبریں دے دی تھیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے فتح مصر کی بشارت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عنقریب مصر کو فتح کرو گے اور وہ ایسی زمین ہے جہاں کا سکہ ''قیراط'' کہلاتا ہے جب تم لوگ اس کو فتح کرو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک تعلق اور رشتہ ہے (حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ مصر کی تھیں جن کی اولاد میں سارا عرب ہے) اور جب تم دیکھنا کہ وہاں ایک اینٹ بھر جگہ کے لیے دو آدمی جھگڑا کرتے ہوں تو تم مصر سے نکل جانا چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے خود اپنی آنکھوں سے مصر میں یہ دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن شرجیل اور ان کے بھائی ربیعہ ایک اینٹ بھر جگہ کے لیے لڑ رہے ہیں یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق مصر چھوڑ کر چلے آئے۔

(مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۱، باب وصیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیت المقدس کی فتح

بیت المقدس کی فتح ہونے سے برسوں پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخبر صادق نے غیب کی خبر دیتے ہوئے اپنی امت سے ارشاد فرمایا کہ۔ قیامت سے پہلے چھ چیزیں گن رکھو (۱) میری وفات (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) پھر طاعون کی وبا جو بکریوں کی گلٹیوں کی طرح تمہارے اندر شروع ہو جائے گی۔ (۴) اس قدر مال کی کثرت ہو جائے گی کہ کسی آدمی کو سو دینار دینے پر بھی وہ خوش نہیں ہوگا۔ (۵) ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہیں رہے گا جس میں فتنہ داخل

نہ ہوا ہو۔(٦) تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور رومی عہد شکنی کریں گے اور وہ اسّی (۸۰) جھنڈے لے کر تمہارے اوپر حملہ آور ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

(بخاری شریف، جلد ا، ص ۴۵۰، باب ما یحذر من الغدر)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے خوفناک راستوں کے پُر امن ہونے کی بشارت

حضرت عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا تو ایک شخص نے آکر فاقہ کی شکایت کی پھر ایک دوسرا شخص آیا۔ اس نے راتوں میں ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا یہ سن کر شہنشاہ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے عدی اگر تمہاری عمر لمبی ہوگی تو تم یقیناً دیکھو گے کہ ایک پردہ نشین عورت اکیلی حیرہ سے چلے گی اور مکہ آکر کعبہ کا طواف کرے گی اور اس کو اللہ کے سوا کسی کا کوئی ڈر نہیں ہوگا۔ حضرت عدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ بھلا قبیلہ ''طی'' کے وہ ڈاکو جنہوں نے شہروں میں آگ لگا رکھی ہے وہ کہاں چلے جائیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے لمبی عمر پائی تو یقیناً تم دیکھو گے کہ کسریٰ کے خزانوں کو مسلمان اپنے ہاتھوں سے کھولیں گے اور اے عدی اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر تلاش کرتا پھرے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے مگر کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس کے صدقہ کو قبول کرے (کیونکہ ہر شخص کے پاس بکثرت مال ہوگا اور کوئی فقیر نہ

ہوگا) حضرت عدی بن حاتم کا بیان ہے کہ اے لوگو! یہ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ واقعی حیرہ سے ایک پردہ نشین عورت اکیلی طواف کعبہ کے لیے چلی آئی ہے اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور میں خود ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو کھول کر نکالا اور یہ دو چیزیں تو میں نے دیکھ لیں۔ اے لوگو اگر تم لوگوں کی عمریں دراز ہوئیں تو یقیناً تم لوگ تیسری چیز کو بھی دیکھ لوگے کہ کوئی فقیر نہیں ملے گا۔ جو صدقہ قبول کرے۔

(بخاری شریف، جلد ا،ص ۵۰۷ تا ۵۰۸، باب علامات النبوۃ)

حضور ﷺ کے صحابی کو شفاء اور فتح کا ملنا

جنگ خیبر کے دوران ایک دن غیب دان نبی نے یہ فرمایا کہ کل میں اس شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور اسی کے ہاتھ سے خیبر فتح ہوگا۔ اس خوشخبری کو سن کر لشکر کے تمام مجاہدین نے اس انتظار میں نہایت ہی بے قراری کے ساتھ رات گزاری کہ دیکھیں کون وہ خوش نصیب ہے جس کے سر اس بشارت کا سہرا بندھتا ہے۔ صبح کو ہر مجاہد اس امید پر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ شاید وہی خوش نصیبی کا تاجدار بن جائے۔ ہر شخص گوش برآواز تھا کہ ناگہاں شہنشاہ مدینہ نے ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں آشوب ہے ارشاد فرمایا کہ قاصد بھیج کر انہیں بلاؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے ان کی آنکھوں میں

اپنا لعاب دہن لگا کر دعا فرمائی جس سے فی الفور وہ اس طرح شفاء یاب ہو گئے کہ گویا انہیں کبھی آشوب چشم ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں جھنڈا عطا فرمایا اور خیبر کا میدان اسی دن ان کے ہاتھوں سے سر ہو گیا۔

(بخاری شریف، جلد۲، ص ۶۰۵، باب غزوہ خیبر)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن قبل ہی یہ بتا دیا کہ کل حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر کو فتح کریں گے۔ یہ

مَا ذَا تکسِبُ غدًا

یعنی کل کون کیا کرے گا"

کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا۔

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے تیس برس خلافت پھر بادشاہی کی پیشگی اطلاع

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس برس تک خلافت رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہی ہو جائے گی۔ اس حدیث کو سنا کر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ گن لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت دو برس اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت دس برس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلاف بارہ برس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ برس یہ کل تیس برس ہو گئے۔

(مشکوۃ شریف، جلد۲، ص ۴۶۲ کتاب الفتن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن ۷۰ھ اور لڑکوں کی حکومت کی

پیشگی اطلاع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سن ۷۰ھ کے شروع اور لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگو۔

(مشکوۃ، جلد۲، ص۳۲۳)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں پر ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو ان لڑکوں کے نام بتا سکتا ہوں وہ فلان کے بیٹے اور فلان کے بیٹے ہیں۔

(بخاری، جلد۱، ص۵۹۰، باب علامات النبوۃ)

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ۷۰ھ میں بنو امیہ کے کم عمر حاکموں نے جو فتنے برپا کیے یہ واقعی ایسے فتنے تھے کہ جن سے ہر مسلمان کو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ ان واقعات کی برسوں پہلے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی جو یقیناً غیب کی خبر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ترکوں سے جنگ کی خبر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگ ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم لوگ قوم ترک سے نہ لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہروں والے چپنی ناکوں والے ہوں گے۔ ان کے چہرے

گویا ہتھوڑوں سے پٹی ہوئی ڈھالوں کے مانند (چوڑے چپٹے) ہوں گے اور ان کے جوتے بال کے ہوں گے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ تم لوگ ''خوز وکرمان'' کے عجمیوں سے جنگ کرو گے جن کے چہرے سرخ ناکیں چپٹی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ اور تیسری روایت میں ہے کہ قیامت سے پہلے تم لوگ ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے وہ اہل ''بارز'' ہیں (یعنی صحراؤں اور میدانوں میں رہنے والے ہیں)

(بخاری، جلد ا، ص ۵۰۷، باب علامات النبوۃ)

غیب دان نبی ﷺ نے یہ خبریں اس وقت دی تھیں جب اسلام ابھی پورے طور پر زمین حجاز میں بھی نہیں پھیلا تھا مگر تاریخ گواہ ہے کہ مخبر صادق ﷺ کی یہ تمام پیشگوئیاں پہلی صدی کے آخر تک پوری ہوگئیں کہ مجاہدین اسلام کے لشکروں نے ترکوں اور صحراؤں میں رہنے والے بربریوں سے جہاد کیا اور اسلام کی فتح مبین ہوئی اور ترک و بربری اقوام دامن اسلام میں آگئیں۔

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے ہندوستان میں جہاد کی خبر

حضور اقدس ﷺ نے ہندوستان میں اسلام کے داخل اور غالب ہونے کی خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جہنم سے آزاد فرمادیا ہے ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک وہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم مسلمانوں سے

ہندوستان میں جہاد کرنے کا وعدہ فرمایا تھا تو اگر میں نے وہ زمانہ پالیا جب تو میں اس کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کردوں گا اور اگر میں اس جہاد میں شہید ہوگیا تو میں بہترین شہید ٹھہروں گا اور اگر میں زندہ لوٹا تو میں دوزخ سے آزاد ہونے والا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا۔

(نسائی، جلد۲، ص ۶۳، باب غزوہ الہند)

امام نسائی نے ۳۰۲ھ میں وفات پائی اور انہوں نے اپنی کتاب سلطان محمود غزنوی کے حملہ ہندوستان ۳۹۲ھ سے تقریباً سو برس پہلے تحریر فرمائی۔ تمام دنیا کے مورخین گواہ ہیں کہ غیب دان نبی نے اپنی زبان قدسی بیان سے ہندوستان کے بارے میں سینکڑوں برس پہلے جس غیب کی خبر کا اعلان فرمایا تھا۔ وہ حرف بحرف پوری ہوکر رہی محمد بن قاسم نے سرزمین سندھ و مکران پر جہاد فرمایا اور محمود غزنوی و شہاب الدین غوری نے ہندوستان کے سومنات و اجمیر وغیرہ پر جہاد کرکے ملک میں اسلام کا پرچم لہرایا۔ یہاں تک کہ سرزمین ہند میں ناگالینڈ کی پہاڑیوں سے کوہ ہندوکش تک اور راس کماری سے ہمالیہ کی چوٹیوں تک اسلام کا پرچم لہرا چکا حالانکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی اس وقت دی تھی جب اسلام سرزمین حجاز سے بھی آگے نہیں پہنچ پایا تھا۔ ان غیب کی خبروں کو لفظ بلفظ پورا ہوئے دیکھ کر کون ہے جو غیب دان نبی کے دربار میں اس طرح نذرانہ عقیدت نہ پیش کرے گا کہ

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک ہیں کوئی شے وہ نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے میدان بدر میں کفار کی موت کا بیان

جنگ بدر میں لڑائی سے پہلے ہی حضور اقدس ﷺ صحابہ کو لے کر میدان جنگ میں تشریف لے گئے اور اپنی چھڑی سے لکیر کھینچ کھینچ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہے۔ یہ ابو جہل کا مقتل ہے۔ اس جگہ قریش کا فلاں سردار مارا جائے گا۔ صحابہ کرام کا بیان ہے کہ ہر سردار قریش کے قتل ہونے کے لیے آپ ﷺ نے جو جو جگہیں مقرر فرما دی تھیں اسی جگہ اس کافر کی لاش خاک و خون میں لتھڑی ہوئی پائی گئی۔

(مسلم، جلد ۲، ص ۱۰۲، باب غزوہ بدر)

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے اور حضرت فاطمہؓ کے وصال کی خبر

رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلا کر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کے کان میں ایک اور بات کہی تو ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دوبارہ دریافت کرنے پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے پہلی مرتبہ میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا یہ سن کر میں فرط غم میں رو

پڑی۔ پھر فرمایا کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم وفات پاکر مجھ سے ملوگی۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میری جدائی کا زمانہ بہت ہی کم ہوگا۔

(بخاری، جلد ا، ص ۵۱۲)

اہلِ علم جانتے ہیں کہ یہ دونوں غیب کی خبریں حرف بحرف پوری ہوئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اسی بیماری میں وفات پائی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی صرف چھ مہینے کے بعد وفات پاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خود اپنے وصال کی اطلاع

جس سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی پہلے ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کا اعلان فرمانا شروع کردیا۔ چنانچہ حجۃ الوداع سے پہلے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے معاذ اب اس کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو گے جب تم واپس آؤ گے تو میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۵، ص ۳۵)

اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر جب کہ عرفات میں ایک لاکھ پچیس ہزار سے زائد مسلمانوں کا اجتماع عظیم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دورانِ خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ شاید آئندہ سال تم مجھ کو نہ پاؤ گے۔ اسی طرح مرض وفات سے کچھ

دنوں پہلے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ چاہے تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرلے اور چاہے تو آخرت کی زندگی قبول کرلے تو اس بندے نے آخرت کو قبول کرلیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو بڑا تعجب ہوا کہ آپ تو ایک بندے کے بارے میں یہ خبر دے رہے ہیں تو اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رونے کا کیا موقع ہے؟ مگر جب حضور ﷺ نے اس کے چند ہی دنوں کے بعد وفات پائی تو ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ اختیار (دیا ہوا بندہ حضور ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم والے تھے کیونکہ انہوں نے ہم سب لوگوں سے پہلے یہ جان لیا تھا کہ وہ اختیار دیا ہوا بندہ خود حضور ﷺ ہی ہیں۔)

(بخاری، جلد ا، ص ۵۱۹، باب قول النبی اسد الا ابواب الخ)

حضور ﷺ کی زبان مبارک سے حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے اس وقت پہاڑ ملنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اے احد ٹھہر جا اور یہ یقین رکھ کہ تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو (عمر و عثمان) شہید ہیں۔

(بخاری، جلد ا، ص ۵۱۹، باب فضائل ابی بکر)

نبی اور صدیق کو تو سب جانتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سب کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ دو شہید کون تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ و حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ خندق کھود رہے تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا دست شفقت پھیر کر ارشاد فرمایا کہ افسوس تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔
(مسلم، جلد ۲، ص ۳۹۵، کتاب الفتن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتحان میں کامیابی کی دعا فرمانا

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ میں ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ کھلوا کر اندر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی جنت کی خوشخبری سنائی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت کے ساتھ ساتھ ایک امتحان اور آزمائش میں مبتلا ہونے کی بھی اطلاع دی۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر کی دعا مانگی اور یہ کہا کہ اللہ مددگار ہے۔

(مسلم، جلد ۲، ص ۲۷۷، باب فضائل عثمان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بتادوں کہ سب سے بڑھ کر دو بد بخت انسان کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اک قوم ثمود کا سرخ رنگ والا وہ بد بخت جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا اور دوسرا بد بخت انسان جو اے علی تمہارے یہاں پر (گردن کی طرف اشارہ کیا) تلوار مارے گا۔

(مستدرک حاکم، جلد ۳، ص ۱۴۰ تا ۱۴۱، مطبوعہ حیدر آباد)

یہ غیب کی خبر اس طرح ظہور پذیر ہوئی کہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے زخمی ہو کر دو دن بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

(تاریخ الخلفاء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت سعدؓ کے لیے خوشخبری

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع میں مکہ معظمہ میں جا کر اس قدر شدید بیمار ہو گئے کہ ان کو اپنی زندگی کی امید نہ رہی ان کو اس بات کی بہت زیادہ بے چینی تھی کہ اگر میں مر گیا تو میری ہجرت نامکمل رہ جائے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے ان کی بے قراری دیکھ کر تسلی دی، اور ان کے لیے دعا بھی فرمائی اور یہ بشارت دی کہ امید ہے کہ تم

ابھی نہیں مرو گے بلکہ تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور بہت سے لوگوں کو تم سے نفع اور بہت سے لوگوں کو تم سے نقصان پہنچے گا۔

(بخاری شریف، جلد ۱، ص ۳۸۳، کتاب الوصایا)

یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کے لیے فتوحات عجم کی بشارت تھی کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کا سپہ سالار بن کر ایران پر فوج کشی کی اور چند سال میں بڑے بڑے معرکوں کے بعد بادشاہ ایران، کسریٰ کے تخت و تاج کو چھین لیا۔ اس طرح مسلمانوں کو ان کی ذات سے بڑا فائدہ اور کفار مجوس کو ان کی ذات سے نقصان عظیم پہنچا۔ ایران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا اور اس لڑائی کا نقشہ جنگ خود امیر المومنین نے ماہرین جنگ کے مشوروں سے تیار فرمایا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حجاز کی آگ کی پیشگی اطلاع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک حجاز کی زمین سے ایک ایسی آگ نہ نکلے جس کی روشنی میں بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آئیں گی۔

(مسلم شریف، جلد ۲، ص ۳۹۳، کتاب الفتن)

اس غیب کی خبر کا ظہور سن ۶۵۴ھ میں ہوا۔ چنانچہ حضرت امام نووی نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا کہ یہ آگ ہمارے زمانے میں سن ۶۵۴ھ میں مدینہ کے اندر ظاہر ہوئی۔ یہ آگ اس قدر بڑی تھی کہ مدینہ کے مشرقی جانب سے لے کر ''حرہ'' کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس آگ کا حال ملک شام اور تمام

شہروں میں تواتر کے طریقے سے معلوم ہوا اور ہم سے اس شخص نے بیان کیا جو اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔

(شرح مسلم نووی، جلد ۲، ص ۳۹۴، کتاب الفتن)

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۳ جمادی الاخرۃ سن ۶۵۴ھ کو مدینہ منورہ میں ناگہاں ایک گھر میں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر نہایت ہی زوردار زلزلہ آیا جس کے جھٹکے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دو دن تک محسوس کیے جاتے رہے۔ پھر بالکل اچانک قبیلہ قریظہ کے پہاڑوں میں ایک ایسی خوفناک آگ نمودار ہوئی جس کے بلند شعلے مدینہ سے ایسے نظر آرہے تھے کہ گویا یہ آگ مدینہ منورہ کے گھروں میں لگی ہوئی ہے۔ پھر یہ آگ بہتے ہوئے نالوں کی طرح سیلاب کی مانند پھیلنے لگی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ پہاڑیاں آگ بن کر بہتی چلی جارہی ہیں اور پھر اس کے شعلے اس قدر بلند ہوگئے کہ آگ کا ایک پہاڑ نظر آنے لگا اور آگ کے شرارے ہر چہار طرف فضاؤں میں اڑنے لگے یہاں تک کہ اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ سے نظر آنے لگی اور بہت سے لوگوں نے شہر بصریٰ میں رات کو اسی آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنوں کو دیکھ لیا۔ اہل مدینہ آگ کے اس ہولناک منظر سے لرزہ براندام ہوکر دہشت اور گھبراہٹ کے عالم میں توبہ اور استغفار کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس پناہ لینے کے لیے مجتمع ہوگئے۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ تک یہ آگ جلتی رہی اور پھر خود بخود رفتہ رفتہ اس طرح بجھ گئی کہ اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۳۲۴)

حضور ﷺ کی زبان مبارک کا قیامت تک کے واقعات کی خبر دینا

مسلم شریف کی حدیث میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ ہم لوگوں کو نماز فجر پڑھا کر منبر پر تشریف لے گئے اور ہم لوگوں کو خطبہ سناتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا پھر آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر نماز ظہر ادا فرمائی پھر خطبہ دینے میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا اس وقت آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر نماز عصر پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھنے لگے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو اس دن بھر کے خطبہ میں حضور ﷺ نے ہم لوگوں کو تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے تھے تو جس شخص نے جس قدر زیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا وہ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(مشکوۃ شریف، جلد۲، ص۵۴۳)

حضور ﷺ کی طاقت مبارک

غزوہ خندق میں صحابہ کرام مدینہ کے چاروں طرف کفار کے حملوں سے بچنے کے لیے خندق کھود رہے تھے کہ اتفاق سے ایک بہت ہی سخت چٹان نکل آئی۔ صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اجتماعی طاقت سے ہر چند اس کو توڑنا چاہا مگر وہ کسی طرح نہ ٹوٹ سکی۔ پھاوڑے اس پر پڑ کر اُچٹ جاتے تھے جب لوگوں نے مجبور ہو کر خدمت اقدس میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ خود اٹھ کر تشریف لائے اور

پھاوڑا ہاتھ میں لے کر ایک ضرب لگائی تو وہ چٹان ریت کے بھر بھرے ٹیلوں کی طرح چور ہو کر بکھر گئی۔

(بخاری شریف، جلد ۲، ص ۵۸۸، خندق)

حضور ﷺ کے اشارہ مبارک سے بتوں کا گر جانا

ہر شخص جانتا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت دست مبارک میں ایک چھڑی تھی اور آپ زبان اقدس سے یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے کہ

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوْقًا○ (۸۱،۱۷)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا یقیناً باطل مٹنے ہی کے قابل تھا۔

آپ ﷺ چھڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بغیر چھوئے ہوئے فقط اشارہ کرتے ہی دھڑم سے زمین پر گر پڑتا تھا۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۲۹۰ بخاری جلد ۲، ص ۶۱۴)

حضور ﷺ کو پہاڑوں کا سلام کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں ایک طرف نکلا تو میں نے دیکھا کہ جو درخت اور پہاڑ بھی سامنے آتا ہے اس سے ''السلام علیکم یارسول اللہ'' کی آواز آتی ہے اور میں خود اس آواز کو اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔

(ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۳ باب ماجاء فی آیات نبوۃ النبی)

اسی طرح حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھ کو سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(ترمذی، جلد ۲، ص ۲۰۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی بھر خاک کا شاہکار

مسلم شریف کی حدیث میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین میں جب کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اُتر پڑے اور زمین سے ایک مٹھی بھر لے کر کفار کے چہروں پر پھینکا اور "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" فرمایا تو کافروں کے لشکر میں کوئی انسان بھی باقی نہیں رہا جس کی دونوں آنکھیں اس مٹی سے نہ بھر گئی ہوں۔ چنانچہ وہ سب اپنی اپنی آنکھیں ملتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور شکست کھا گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال غنیمت کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

(مشکوۃ، جلد ۲، ص ۵۳۴، باب المعجزات)

اسی طرح ہجرت کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشانہ نبوت کا محاصرہ کرنے والے کافروں پر جب ایک مٹھی خاک پھینکی تو یہ مٹھی بھر مٹی تمام کافروں کے سروں پر پڑ گئی۔

(مدارج، جلد ۲، ص ۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر خوشہ درخت سے اُتر پڑا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے یہ کیونکر یقین ہو کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھجور کے درخت پر جو خوشہ لٹک رہا ہے، اگر میں اس کو اپنے پاس بلاؤں اور وہ میرے پاس آجائے تو کیا تم میری نبوت پر ایمان لاؤ گے اس نے کہا ہاں بے شک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر ضرور آپ کو اللہ کا رسول مان لوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے اس خوشہ کو بلایا تو وہ فوراً ہی درخت سے اترا اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا حکم دیا تو وہ واپس جا کر درخت میں اپنی جگہ پر پیوست ہوگیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر وہ اعرابی فوراً ہی دامن اسلام میں آگیا۔

(ترمذی، جلد۲، ص ۲۰۳، باب ماجاء فی آیات نبوۃ النبی الخ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت چل کر آیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام کی دعوت دی اس اعرابی نے سوال کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کوئی گواہ بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ درخت جو میدان کے کنارے پر ہے میری نبوت کی گواہی دے گا۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا اور وہ فوراً ہی زمین چیرتا ہوا اپنی جگہ سے چل کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوگیا اور اس نے بہ آواز بلند تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دی پھر آپ نے اس کو اشارہ فرمایا تو وہ درخت زمین میں چلتا ہوا اپنی جگہ پر چلا گیا۔ محدث بزار و امام بیہقی نے اس حدیث میں

یہ روایت بھی تحریر فرمائی ہے کہ اس درخت نے بارگاہ اقدس میں آ کر ''السلام علیکم یارسول اللہ'' کہا اعرابی یہ معجزہ دیکھتے ہوئے مسلمان ہوگیا اور جوش عقیدت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی پھر اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک اور مقدس پاؤں کو بوسہ دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی۔ چنانچہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھ اور مبارک پاؤں کو والہانہ عقیدت کے ساتھ چوم لیا۔

(زرقانی، جلد ۵، ص ۱۲۸ تا ۱۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردے کا انتظام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک منزل پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء فرمانے کے لیے میدان میں تشریف لے گئے مگر کہیں کوئی آڑ کی جگہ نظر نہیں آئی۔ ہاں البتہ اس میدان میں دو درخت نظر آئے جو ایک دوسرے سے کافی دوری پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی شاخ پکڑ کر چلنے کا حکم دیا تو وہ درخت اس طرح آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا جس طرح مہار والا اونٹ مہار پکڑنے والے کے ساتھ ساتھ چلنے لگتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے درخت کی ٹہنی تھام کر اس کو بھی چلنے کا اشارہ فرمایا تو وہ بھی چل پڑا اور دونوں درخت ایک

دوسرے سے مل گئے اور آپ ﷺ نے اس کی آڑ میں اپنی حاجت رفع فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ دونوں درخت زمین چیرتے ہوئے چل پڑے اور اپنی اپنی جگہ پر پہنچ کر جا کھڑے ہوئے۔

(زُرقانی، جلد ۵، ص ۱۳۱ تا ۱۳۲)

یہی وہ معجزہ ہے جس کو حضرت علامہ بوصیری الرحمتہ نے اپنے قصیدہ بردہ میں تحریر فرمایا کہ

جَائَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

یعنی آپ ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے، اور بلا قدم کے اپنی پنڈلی سے چلتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔

حضور ﷺ کی عطا کردہ چھڑی روشن ہوگئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو صحابی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اندھیری رات میں بہت دیر تک حضور ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ جب یہ دونوں بارگاہ رسالت سے اپنے گھروں کے لیے روانہ ہوئے تو ایک کی چھڑی ناگہاں خود بخود روشن ہوگئی اور وہ دونوں اسی چھڑی کی روشنی میں چلتے رہے جب کچھ دور چل کر دونوں کے گھروں کا راستہ الگ الگ ہوگیا تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور دونوں اپنی اپنی چھڑیوں کی روشنی کے سہارے سخت اندھیری رات میں اپنے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔

(مشکوۃ، جلد ۲، ص ۵۴۴ و بخاری جلد ۱، ص ۵۳۷)

حضور ﷺ کے دست مبارک سے عطاء ہوئی چھڑی مبارک

امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بوقت روانگی حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلاخوف وخطر اپنے گھر جاؤ یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس روشنی میں چل سکیں گے اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جوں ہی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کاشانہ نبوت سے نکلے وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اسی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے آپ نے فرمان نبوت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔

(الکلام المبین فی آیات رحمتہ اللعالمین، ص ۱۱۶)

حضور ﷺ کی عطاء کردہ لکڑی تلوار بن گئی

جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضور اقدس ﷺ نے ان کو ایک درخت کی ٹہنی دے کر فرمایا کہ تم اس سے جنگ کرو وہ ٹہنی ان کے ہاتھ میں آتے ہی ایک نہایت نفیس اور بہترین تلوار بن گئی۔ جس سے وہ عمر بھر تمام لڑائیوں میں جنگ کرتے رہے اور یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اسی

طرح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار جنگ احد کے دن ٹوٹ گئی تھی تو ان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی شاخ دے کرارشادفرمایا کہ ''تم اس سے لڑو'' وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آتے ہی براق تلوار بن گئی۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی اس تلوار کا نام ''عرجون'' تھا یہ خلفاء بنو العباس کے دور حکومت تک باقی رہی یہاں تک کہ خلیفہ معتصم باللہ کے ایک امیر نے اس تلوار کو بائیس دینار میں خریدا اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام ''عون'' تھا۔ یہ دونوں تلواریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات کی یادگار تھیں۔

(مدارج النبوۃ، جلد۲، ص۱۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا ستون

مسجد نبوی میں پہلے منبر نہیں تھا۔ کھجور کے تنے کا ایک ستون تھا۔ اسی سے ٹیک لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ایک انصاری عورت نے ایک منبر بنوا کر مسجد نبوی میں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کردیا۔ ناگہاں اس ستون سے بچوں کیطرح رونے کی آواز آنے لگی اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اونٹنیوں کی طرح بلبلانے کی آواز آئی۔ یہ روایان حدیث کے مختلف ذوق کی بناء پر رونے کی مختلف تشبیہیں ہیں۔ روایوں کا مقصود یہ ہے کہ دردفراق سے بلبلا کر اور بے قرار ہو کر ستون زار وزار رونے لگا اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ ستون اس قدر زور زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ جوش گریہ سے پھٹ جائے اور اس رونے کی آواز کو مسجد نبوی کے تمام مصلیوں نے

اپنے کانوں سے سنا۔ ستون کی گریہ وزاری کو سن کر حضور رحمت اللعالمین ﷺ منبر سے اتر کر آئے اور ستون کو تسکین دینے کے لیے اپنا مقدس ہاتھ رکھ دیا اور اس کو اپنے سینہ سے لگا لیا تو وہ ستون اس طرح ہچکیاں لے لے کر رونے لگا جس طرح رونے والے بچے کو جب چپ کرایا جاتا ہے تو وہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگتا ہے۔ بالآخر جب آپ ﷺ نے اس ستون کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا تو وہ سکون پا کر خاموش ہو گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ستون کا یہ رونا اس بنا پر تھا کہ یہ پہلے اللہ کا ذکر سنتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا۔

(بخاری، جلد۲، ص ۲۸۱، باب النجار و ص ۵۰۶، باب علامات النبوۃ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ حضور اکرم ﷺ میری یہی تمنا ہے کہ میں جنت کا ایک درخت بنا دیا جاؤں تا کہ اللہ کے اولیاء میرا پھل کھاتے رہیں اور مجھے حیات جاودانی مل جائے حضورا نے فرمایا کہ اے ستون میں نے تیری اس آرزو کو منظور کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے سامعین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو! دیکھو اس ستون نے دارالفناء کی زندگی ٹھکرا کر دارالبقاء کی حیات کو اختیار کر لیا۔

(کتاب شفاء شریف، جلد ۱، ص ۲۰۰)

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ نے ستون کو اپنے سینہ سے لگا کر ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر میں اس ستون کو اپنے سینہ سے نہ چمٹاتا تو یہ قیامت تک روتا ہی رہتا۔ واضح رہے کہ گریہ ستون کا یہ معجزہ احادیث اور سیرت کی کتابوں میں گیارہ صحابیوں سے

منقول ہے جن کے نام یہ ہیں۔ ا۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ۔۲۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ۔۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔۴۔ حضرت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ ۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔ ۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔۸۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا۔۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔۱۰۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ۔ ۱۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پھر دور صحابہ کے بعد ہر زمانے میں راویوں کی ایک جماعت کثیرہ اس حدیث کو روایت کرتی رہی۔ یہاں تک کہ علامہ قاضی عیاض اور علامہ تاج الدین سبکی نے فرمایا کہ گریہ ستون کی حدیث ''خبر متواتر'' ہے۔

(کتاب شفاء شریف، جلد ا، ص ۱۹۹ والکلام المبین ص ۱۱۶)

اس ستون کے بارے میں ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے منبر کے نیچے دفن فرمادیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے اس کو مسجد نبوی کی چھت میں لگا دیا ان دونوں روایتوں میں شارحین حدیث نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دفن فرمادیا پھر اس خیال سے کہ یہ لوگوں کے قدموں سے پامال ہو گا لہٰذا اس کو زمین سے نکال کر چھت میں لگا دیا اس طرح زمین میں دفن کرنے اور چھت میں لگانے کی دونوں روائتیں دو وقتوں میں ہونے کے لحاظ سے دونوں درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب تعمیر جدید کے لیے مسجد نبوی منہدم کی گئی اور یہ ستون چھت سے نکالا گیا تو اس کو مشہور صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مقدس تبرک سمجھ کر اٹھا لیا اور اس کو اپنے پاس رکھ لیا یہاں تک کہ یہ بالکل ہی کہنہ اور پرانا ہو کر چور چور ہو گیا۔

اس ستون کو دفن کرنے کے بارے میں علامہ زرقانی نے یہ نکتہ تحریر فرمایا ہے کہ اگرچہ یہ خشک لکڑی کا ایک ستون تھا، مگر یہ درجات و مراتب میں ایک مومن کے مثل قرار دیا گیا۔ کیونکہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں رویا تھا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ عشق و محبت کا برتاؤ یہ ایمان والوں ہی کا خاصہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(شفاء شریف، جلد ۱، ص ۲۰۰ و زرقانی جلد ۵ ص ۱۳۸)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اونٹ کی فریاد

ایک بار حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا زور زور سے چلا رہا تھا جب اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا تو ایک دم بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دست شفقت پھیرا تو وہ تسلی پا کر بالکل خاموش ہوگیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فوراً ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے لٰہذا تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم ان جانوروں پر رحم کیا کرو تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔

(ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۵۲ مجتبائی)

حضور ﷺ کے چھونے سے بے دودھ بکری نے دودھ دیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا اور مکہ میں کافروں کے سردار عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اتفاق سے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے لڑکے اگر تمہاری بکریوں کے تھنوں میں دودھ ہو تو ہمیں بھی دودھ پلاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں ان بکریوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ ان کا چرواہا ہونے کی حیثیت سے امین ہوں۔ میں بھلا بغیر مالک کی اجازت سے کس طرح ان بکریوں کا دودھ کسی کو پلا سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہاری بکریوں میں کوئی بچہ بھی ہے کہا کہ "جی ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا اس بچے کو میرے پاس لاؤ میں لے آیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بچے کی ٹانگوں کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ نے اس کے تھن کو اپنا مقدس ہاتھ لگا دیا تو اس کا تھن دودھ سے بھر گیا پھر ایک گہرے پتھر میں آپ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا پہلے خود پیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھ کو بھی پلایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس بکری کے تھن میں ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے تھن تو سمٹ جا۔ چنانچہ فوراً ہی اس کا تھن سمٹ کر خشک ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اس معجزہ کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر آسمان سے جو کلام نازل ہوا ہے مجھے بھی سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ضرور سیکھو۔ تمہارے

اندر سیکھنے کی صلاحیت ہے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر قرآن مجید کی ستر سورتیں یاد کر لیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میرے اسلام قبول کرنے میں اس معجزہ کو بہت بڑا دخل ہے۔

(طبقات ابن سعد، ج ا، ص ۱۲۲)

حضور ﷺ کی آمد کی خبر دینے والا بھیڑیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ لیکن بکریوں کے چرواہے نے بھیڑیے پر حملہ کر کے اس سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیا بھاگ کر ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اے چرواہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رزق دیا تھا مگر تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے یہ سن کر کہا کہ اللہ کی قسم میں نے آج سے زیادہ کبھی کوئی حیرت انگیز اور تعجب خیز منظر نہیں دیکھا کہ ایک بھیڑیا عربی زبان میں مجھ سے کلام کرتا ہے۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ اے چرواہے اس سے کہیں زیادہ عجیب بات تو یہ ہے کہ تو یہاں بکریاں چرا رہا ہے اور تو اس نبی کو چھوڑے اور ان سے منہ موڑے ہوئے بیٹھا ہے جن سے زیادہ بزرگ اور بلند مرتبہ کوئی نبی نہیں آیا۔ اس وقت جنت کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں اور تمام اہل جنت اس نبی کے ساتھیوں کی شان جہاد کا منظر دیکھ رہے ہیں اور تیرے اور اس نبی کے درمیان بس ایک گھاٹی کا فاصلہ ہے۔ کاش تو بھی اس نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ کے لشکروں کا ایک سپاہی بن جاتا۔ چرواہے نے اس گفتگو سے متاثر ہو کر کہا کہ اگر میں یہاں سے چلا گیا تو میری بکریوں کی حفاظت کون کرے

گا؟ بھیڑیے نے جواب دیا کہ تیرے لوٹنے تک میں خود تیری بکریوں کی نگہبانی کروں گا۔ چنانچہ چرواہے نے اپنی بکریوں کو بھیڑیئے کے سپرد کردیا اور خود بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا اور واقعی بھیڑیے کے کہنے کے مطابق اس نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کو جہاد میں مصروف پایا پھر چرواہے نے بھیڑیے کے کلام کا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے تذکرہ کیا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم جاؤ تم اپنی سب بکریوں کو زندہ سلامت پاؤ گے چنانچہ چرواہا جب لوٹا تو یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بھیڑیا اس کی بکریوں کی حفاظت کررہا ہے اور اس کی کوئی بکری بھی ضائع نہیں ہوئی ہے۔ چرواہے نے خوش ہوکر بھیڑیئے کے لیے ایک بکری ذبح کرکے پیش کردی اور بھیڑیا اس کو کھا کر چل دیا۔

(زُرقانی، علی المواہب، جلد ۵، ص ۱۳۵ تا ص ۱۳۶)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اعلانیہ ایمان لانے والی گوہ

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ قبیلہ بن سلیم کا ایک اعرابی ناگہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانی محفل کے پاس سے گزرا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے یہ اعرابی جنگل سے ایک گوہ پکڑ کر لا رہا تھا۔ اعرابی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا کہ وہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں۔ اعرابی یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے لات وعزیٰ کی قسم ہے کہ میں اس وقت تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک میری یہ گوہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت پر ایمان نہ لائے یہ کہہ کر اس نے گوہ کو

آپ ﷺ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ نے گوہ کو پکارا تو اس نے "لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ" اتنی بلند آواز سے کہا کہ تمام حاضرین نے سن لیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ تیرا معبود کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا کہ میرا معبود وہ ہے کہ اس کا عرش آسمان میں ہے اور اس کی بادشاہی زمین میں ہے اور اس کی رحمت جنت میں ہے اور اس کا عذاب جہنم میں ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے گوہ یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بلند آواز سے کہا کہ آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں۔ جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے آپ ﷺ کو جھٹلایا وہ نامراد ہوگیا یہ منظر دیکھ کر اعرابی اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں جس وقت آپ ﷺ کے پاس آیا تھا تو میری نظر میں روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی آدمی نہیں تھا۔ لیکن اس وقت میرا یہ حال ہے کہ آپ ﷺ میرے نزدیک میری اولاد بلکہ میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لیے حمد ہے جس نے تجھ کو ایسے دین کی ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے اس کو سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کی تعلیم دی۔ اعرابی قرآن کی ان دو سورتوں کو سن کر کہنے لگا کہ میں نے بڑے بڑے فصیح و بلیغ، طویل و مختصر ہر قسم کے کلاموں کو سنا ہے۔ مگر اللہ کی قسم میں نے آج تک اس سے بڑھ کر اور اس سے بہتر کلام کبھی نہیں سنا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہء کرام سے فرمایا کہ یہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک مفلس انسان ہے۔ تم لوگ اس کی مالی امداد کردو۔ یہ سن کر بہت سے لوگوں نے اس کو بہت کچھ دیا یہاں

تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس کو دس گھابن اونٹنیاں دیں۔ یہ اعرابی تمام مال وسامان لے کر جب اپنے گھر کی طرف چلا تو راستے میں دیکھا کہ اس کی قوم بنی سلیم کے ہزار سوار نیزہ اور تلوار لیے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں کے لیے؟ اور کس ارادہ سے چلے ہو؟ سواروں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس شخص سے لڑنے کے لیے جارہے ہیں جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور ہمارے دیوتاؤں کو برا بھلا کہتا ہے۔ یہ سن کر اعرابی نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور اپنا سارا واقعہ ان سواروں سے بیان کیا۔ ان سواروں نے جب اعرابی کی زبان سے اس کا ایمان افروز بیان سنا تو سب نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا پھر سب کے سب بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر تیزی کے ساتھ ان لوگوں کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے گر پڑی اور یہ لوگ کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی اپنی سواریوں سے اتر پڑے۔ اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی فرمانبرداری کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے جہاد کرتے رہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی سلیم کے سوا کوئی قبیلہ بھی ایسا نہیں تھا جس کے ایک ہزار آدمی بیک وقت مسلمان ہوئے ہوں اس حدیث کو طبرانی و بیہقی و حاکم و ابن عدی جیسے بڑے محدثین نے روایت کیا ہے۔

(زُرقانی ج ۵ ص ۱۴۸ تا ص ۱۴۹)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اُم سلیم کی روٹیاں سے دعوت کرنا

ایک دن حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے گھر میں آئے اور اپنی بیوی حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کمزور آواز سے یہ محسوس کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھوکے ہیں۔ ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جو کی روٹیاں دوپٹے میں لپیٹ کر حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں بھیج دیں۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب بارگاہ نبوت میں پہنچے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد نبوی میں صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا کہ کیا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تمہارے ہاتھ کھانا بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے اصحاب کے ساتھ اٹھے اور حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مکان پر تشریف لائے۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دوڑ کر بی بی ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ خبر دی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک جماعت کے ساتھ ہمارے گھر پر تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مکان سے نکل کر نہایت ہی گرم جوشی کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا استقبال کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تشریف لا کر حضرت بی بی ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو لاؤ۔ انہوں نے وہی چند روٹیاں پیش کر دیں جن کو حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ بارگاہ رسالت میں بھیجا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے ان روٹیوں کا چورہ بنایا گیا اور حضرت بی بی ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اس چورہ پر بطور سالن کے گھی ڈال دیا۔ ان چند روٹیوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معجزانہ تصرفات سے اس قدر برکت ہوئی کہ آپ دس دس آدمیوں کو مکان کے اندر بلا بلا کر کھلاتے رہے اور وہ لوگ خوب شکم سیر ہو کر کھاتے اور جاتے

رہے یہاں تک کہ ستر یا اسی آدمیوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھالیا۔
(بخاری، جلد ا،ص ۵۰۵، علامات النبوۃ و بخاری، جلد ۲،ص ۹۸۹)

حضور ﷺ کی حضرت جابرؓ کو عطاء کردہ کھجوریں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد یہودیوں کے قرضدار تھے اور جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بارگاہ اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے والد نے اپنے اوپر قرض چھوڑ کر وفات پائی ہے اور کھجوروں کے سوا میرے پاس قرض ادا کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے۔ صرف کھجوروں کی پیداوار سے کئی برس تک یہ قرض ادا نہیں ہوسکتا آپ ﷺ میرے باغ میں تشریف لے چلیں تاکہ آپ کے ادب سے یہودی اپنا قرض وصول کرنے میں مجھ پر سختی نہ کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ باغ میں تشریف لائے اور کھجوروں کا جو ڈھیر لگا ہوا تھا۔ اس کے گرد چکر لگا کر دعا فرمائی اور خود کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے معجزانہ تصرف اور دعا کی تاثیر سے ان کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی کہ تمام قرض ادا ہو گیا اور جس قدر کھجوریں قرضداروں کو دی گئیں اتنی ہی بچ رہیں۔

(بخاری شریف، ج ا،ص ۵۰۵، علامات النبوۃ)

حضور ﷺ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک تھیلی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے چند کھجوریں عطا فرمائیں تو میں نے

عرض کیا۔ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کھجوروں کو اکٹھا کر کے دعائے برکت فرما دی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور تم جب چاہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکالتے رہو۔ لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر بالکل خالی نہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تیس برس تک ان کھجوروں کو کھاتے اور کھلاتے رہے۔ بلکہ کئی من اس میں سے خیرات بھی کر چکے مگر وہ ختم نہ ہوئیں۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمیشہ اس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی ان کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔

(مشکوۃ، جلد۲، ص۵۴۲، معجزات ترمذی، جلد۲، ص۲۲۴، مناقب ابوہریرہؓ)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مس کیا اُم مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا کُپّہ

حضرت اُم مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس ایک کُپّہ تھا جس میں وہ حضور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ہدیہ میں گھی بھیجا کرتی تھیں۔ اس کُپّے میں اتنی عظیم برکتوں کا ظہور ہوا کہ جب بھی اُم مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بیٹے سالن مانگتے تھے اور گھر میں کوئی سالن نہیں ہوتا تھا تو وہ اس کپے میں سے گھی نکال کر اپنے بیٹوں کو دے دیا کرتی تھیں۔ ایک مدت دراز تک وہ ہمیشہ اس کپے میں سے گھی نکال نکال کر اپنے گھر کا سالن بنایا کرتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے اس کپے کو نچوڑ کر بالکل ہی خالی کر دیا۔ جب بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کپے کو نچوڑ ڈالا؟ انہوں نے کہا "جی ہاں" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر تم اس کپے کو نہ نچوڑتیں اور یوں ہی

چھوڑ دیتیں تو ہمیشہ اس میں سے گھی نکلتا ہی رہتا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، ص ۵۳۷، باب المعجزات)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت پیالہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ بھر کر کھانا تھا ہم لوگ دس دس آدمی باری باری صبح سے شام تک اس پیالہ میں سے لگاتار کھاتے رہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ ایک ہی پیالہ تو کھانا تھا تو وہ کہاں سے بڑھتا رہتا تھا؟ (کہ لوگ اس قدر زیادہ تعداد میں دن بھر اس کو کھاتے رہے) تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "وہاں سے"

(ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۳ باب ماجاء فی آیات نبوۃ النبی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تھوڑا توشہ عظیم برکت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو اشخاص کی جماعت کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھوک سے بے تاب ہو کر سواری کی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ تمام لشکر والے اپنا اپنا توشہ ایک دستر خوان پر جمع کریں۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ تھا، لا کر رکھ دیا۔ تو تمام سامان اتنی جگہ میں آ گیا جس پر ایک بکری بیٹھ سکتی تھی۔ لیکن چودہ سو آدمیوں نے اس میں سے شکم سیر ہو کر کھا بھی لیا اور اپنے اپنے توشہ دانوں کو بھی بھر لیا۔ کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا۔ ایک صحابی ایک برتن میں تھوڑا سا پانی

لائے۔ آپ ﷺ نے اس کو پیالہ میں انڈیل دیا اور اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیا تو چودہ سو آدمیوں نے اس سے وضو کیا۔

(مسلم شریف، باب استحباب خلط اہ زوار۔ جلد ۲، ص ۸)

حضور ﷺ کا حضرت ابوہریرہؓ اور دیگر صحابہؓ پر ایک پیالہ دودھ سے کرم

ایک دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک سے نڈھال ہو کر راستے میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سامنے سے گزرے تو ان سے انہوں نے قرآن کی ایک آیت کو دریافت کیا مقصد یہ تھا کہ شاید وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر کچھ کھلائیں گے، مگر انہوں نے راستہ چلتے ہوئے آیت بتا دی اور چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس راستے سے نکلے۔ ان سے بھی انہوں نے ایک آیت کا مطلب پوچھا غرض وہی تھی کہ وہ کچھ کھلا دیں گے مگر وہ بھی آیت کا مطلب بتا کر چل دیئے۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھ کر اپنی خداداد بصیرت سے جان لیا کہ "یہ بھوکے ہیں" آپ ﷺ نے انہیں پکارا انہوں نے جواب دیا اور ساتھ ہو لیے۔ جب آپ ﷺ کاشانہ نبوت میں پہنچے تو گھر میں دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ دیکھا گھر والوں نے آپ ﷺ کو اس شخص کا نام بتلایا جس نے دودھ کا یہ ہدیہ بھیجا تھا۔ آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور تمام اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے دل میں سوچنے لگے کہ ایک ہی تو پیالہ دودھ ہے۔ اس دودھ کا سب سے زیادہ حق دار تو میں تھا۔ اگر مجھے مل جاتا تو مجھ کو بھوک کی تکلیف سے کچھ راحت مل جاتی اب دیکھئے اصحاب صفہ

کے آجانے کے بعد بھلا اس میں سے کچھ مجھے ملتا ہے یا نہیں؟ ان کے دل میں یہی خیالات چکر لگا رہے تھے مگر اللہ و رسول کی اطاعت سے کوئی چارہ نہ تھا لہٰذا وہ اصحاب صفہ کو بلا کر لے گئے یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ ایک قطار میں بیٹھ گئے اور پھر آپ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ''تم خود ہی ان سب لوگوں کو یہ دودھ پلاؤ۔'' چنانچہ انہوں نے سب کو پلانا شروع کر دیا۔ جب سب کے سب شکم سیر ہو کر سیراب ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے دستِ رحمت میں یہ پیالہ لے لیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اب صرف ہم اور تم باقی رہ گئے ہیں آؤ بیٹھو اور تم پینا شروع کر دو۔ انہوں نے پیٹ بھر کر دودھ پی کر پیالہ رکھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور پیو چنانچہ انہوں نے پھر پیا۔ لیکن آپ بار بار فرماتے رہے ''اور پیو'' اور پیو'' یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میرے پیٹ میں بالکل ہی گنجائش نہیں رہی اس کے بعد حضور ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جتنا دودھ بچ گیا تھا آپ ﷺ بسم اللہ کر کے پی گئے۔

(بخاری شریف، جلد ۲، ص ۹۵۵ تا ص ۹۵۶، باب کیف کان عیش النبی)

حضور ﷺ کے لعاب دہن سے آشوبِ چشم سے شفاء

غزوہ خیبر کے دن جب آپ ﷺ نے فتح کا جھنڈا عطا کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہے اور مسند احمد حنبل کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ یہ آشوب چشم اتنا سخت تھا کہ حضرت

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ پکڑ کر لائے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور دعا فرما دی تو وہ فوراً ہی شفاء یاب ہوگئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی درد تھا ہی نہیں۔ اور وہ اسی وقت جھنڈا لے کر روانہ ہوگئے اور جوش جہاد میں بھرے ہوئے انتہائی جانبازی کے ساتھ جنگ کی۔ اور خیبر کا قلعہ ان کے دست حق پرست سے اسی دن فتح ہوگیا۔

(بخاری، جلد ا، ص ۵۲۵، مناقب علی ابن طالب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن سے سانپ کا زہر اُتر گیا

واقعہ ہجرت میں ہم تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں کہ جب غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں سانپ نے کاٹ لیا اور درد و کرب کی شدت سے بے تاب ہوکر رو پڑے تو آپ نے ان کے زخم پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ جس سے فوراً ہی درد جاتا رہا اور سانپ کا زہر اُتر گیا۔

(زُرقانی، علی المواہب، جلد ا، ص ۳۳۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک سے ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہوگئی

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ جب ابورافع یہودی کو قتل کر کے واپس آنے لگے تو اس کے کوٹھے کے زینے سے گر پڑے۔ جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر بارگاہ نبوت میں لائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زبان سے ابورافع کے قتل کا سارا واقعہ سنا پھر ان کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دست مبارک پھیر دیا تو وہ فوراً ہی

اچھی ہوگئی اور یہ معلوم ہونے لگا کہ ان کی ٹانگ میں کبھی کوئی چوٹ لگی ہی نہ تھی۔
(بخاری شریف، جلد۲، ص ۵۷۷، باب قتل ابی رافع)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن سے تلوار کا زخم اچھا ہوگیا

غزوہ خیبر میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹانگ میں تلوار کا زخم لگ گیا۔ وہ فوراً ہی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر تین مرتبہ دم کردیا پھر انہیں درد کی کوئی شکایت محسوس نہیں ہوئی صرف زخم کا نشان رہ گیا تھا۔

(بخاری شریف، جلد۲، ص ۶۰۵، باب غزوہ خیبر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اندھا بینا ہوگیا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اندھا حاضر ہوا اور اپنی تکالیف بیان کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری خواہش ہوتو میں دعا کردوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے درخواست کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بینائی کے لیے دعا فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا مانگو کہ "اے اللہ اپنے رحمت والے پیغمبر کے وسیلہ سے میری حاجت پوری کردے" ترمذی اور حاکم کی روایت میں اتنا ہی مضمون ہے مگر ابن حنبل اور حاکم کی دوسری روایت میں اس کے بعد بھی ہے کہ اس نابینا نے ایسا کیا تو فوراً ہی اچھا ہوگیا۔ اور اس کی آنکھوں پر بھرپور روشنی آ گئی۔

(مسند امام احمد ابن حنبل، جلد ۴، ص ۱۳۸، و مستدرك جلد ۱، ص ۵۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا پانی پی کر گونگا بولنے لگا

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "خثعم" کی ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا اکلوتا بیٹا بولتا نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور اس میں ہاتھ دھو کر کلی فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ یہ پانی اس بچے کو پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ دوسرے سال وہ عورت آئی تو اس نے لوگوں کو بیان کیا کہ اس کا لڑکا اچھا ہوگیا اور بولنے لگا ہے۔
(ابن ماجہ شریف، ص ۲۶، باب النشرہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حضرت قتادہؓ کی آنکھ کا ٹھیک ہونا

جنگ اُحد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے ان کی آنکھ ان کے رخسار پر بہہ کر آگئی۔ یہ دوڑ کر حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی اپنے دست مبارک سے ان کی بہی ہوئی آنکھ کے حلقہ میں رکھ کر اپنا مقدس ہاتھ پھیر دیا تو اسی وقت ان کی آنکھ اچھی ہوگئی اور یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور روشن رہی۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو تمہاری آنکھ کو تمہارے حلقہ چشم میں رکھ دوں اور وہ اچھی ہوجائے اور اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں اس کے بدلے پر جنت ملے گی، انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت بلاشبہ بہت بڑی نعمت ہے مگر مجھے کانا ہونا بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ اچھی کردیں اور میرے لیے جنت کی دعا بھی فرمادیجئے۔

حضور رحمت اللعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے جانثار پر پیار آگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی آنکھ کو حلقہ چشم میں رکھ کر ہاتھ پھیر دیا تو ان کی آنکھ بھی اچھی ہوگئی اور ان کے لیے جنتی ہونے کی دعا بھی فرما دی اور یہ دونوں نعمتوں سے سرفراز ہوئے۔

(الکلام المبین، ص ۷۸، بحوالہ بیہقی)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اونٹ کا کلام کرنا

حضرت یعلی بن مرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے ایک سفر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تین معجزات دیکھے۔ پہلا معجزہ یہ کہ ایک اونٹ کو دیکھا کہ اس نے بلبلا کر اپنی گردن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے ڈال دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس اونٹ کے مالک کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ اس اونٹ نے کام کی زیادتی اور خوراک کی کمی کا مجھ سے شکوہ کیا ہے لہٰذا تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درخت کا سایہ کرنا

دوسرا معجزہ یہ دیکھا کہ ایک منزل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سو رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک درخت چل کر آیا اور آپ کو ڈھانپ لیا۔ پھر لوٹ کر اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوئے اور میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ مجھے سلام کرے تو اللہ نے اس کو اجازت دے دی اور وہ میرے سلام کے لیے آیا تھا۔

حضور ﷺ کا مرض جنون کو رفع کرنا

تیسرا معجزہ یہ کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی جو جنون کا مریض تھا تو نبی ﷺ نے اس بچے کے نتھنے کو پکڑ کر فرمایا "نکل جا کیونکہ میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔" پھر ہم وہاں سے چل پڑے اور جب واپسی میں ہم اس جگہ پہنچے اور آپ ﷺ نے اس عورت سے اس کے بچے کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس بچے کو کوئی تکلیف ہوتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد۲ ص ۵۴۰، باب معجزات)

حضور ﷺ کے لعاب دہن مبارک سے جلا ہوا بچہ اچھا ہو گیا

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں یہ بچپن میں اپنی ماں کی گود سے آگ میں گر پڑے اور کچھ جل گئے۔ ان کی ماں ان کو لے کر خدمت اقدس میں آئیں تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان پر مل کر دعا فرما دی۔ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کی ماں کہتی ہیں کہ میں بچے کو لے کر وہاں سے اُٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ بچے کا زخم بالکل ہی اچھا ہو گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد۴ ص ۲۵۹ خصائص کبریٰ جلد۲ ص ۶۹)

حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے مرضِ نسیان دُور ہو گیا

تغیر الفاظ اور چند جملوں کی کمی بیشی کے ساتھ بخاری شریف کی متعدد روائتوں میں اس معجزہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ۔ انہوں نے پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس چادر پر ڈالا۔ پھر فرمایا کہ اب اس کو

سمیٹ لو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد سے پھر میں نے کوئی بات نہیں بھولی۔

(بخاری شریف، جلد ا، ص ۲۲، باب حفظ العلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک سے قریش پر قحط کا عذاب ختم ہو گیا

جب کفار قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر بے شمار مظالم ڈھانے لگے جو ضبط برداشت سے باہر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شریروں کی سرکشی کا علاج کرنے کے لیے ان لوگوں کے حق میں قحط کی دعا فرما دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر قحط کا ایسا عذاب بھیجا کہ اہل مکہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ بھوک سے بے تاب ہو کر مردار جانوروں کی ہڈیاں اور سوکھے چمڑے ابال ابال کر کھانے لگے۔ بالآخر اس کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آیا کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور ان کے حضور میں اپنی فریاد پیش کریں۔ چنانچہ ابوسفیان بحالتِ کفر چند روسائے قریش کو ساتھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانۂ رحمت پر حاضر ہوئے اور گڑگڑا کر کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری قوم برباد ہو گئی۔ اللہ سے دعا کرو کہ یہ قحط کا عذاب ٹل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی بے قراری اور گریہ وزاری پر رحم آ گیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے فوراً ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور اس قدر زوردار بارش ہوئی کہ سارا عرب سیراب ہو گیا اور اہل مکہ کو قحط کے عذاب سے نجات ملی۔

(بخاری شریف، جلد ا، ص ۱۳۷، ابواب الاستقاء، جلد ۲، ص ۷۱۴)

حضور ﷺ کو اذیت دینے والے سردارانِ قریش کی ہلاکت

ایک مرتبہ حضور ﷺ صحن حرم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ کفار قریش کے چند سرکش شریروں نے بحالت نماز آپ ﷺ کی مقدس گردن پر ایک اونٹ کی اوجھڑی لاکر ڈال دی اور خوب زور زور سے ہنسنے لگے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر اس اوجھڑی کو آپ ﷺ کی پشت اطہر سے اٹھایا۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو ان شریروں کا نام لے لے کر نام بنام یہ دعا مانگی کہ یا اللہ تو ان سبھوں کو اپنی گرفت میں پکڑ لے۔ چنانچہ یہ سب کے سب جنگ بدر میں انتہائی ذلت کے ساتھ قتل ہو کر ہلاک ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۵۶۵ غزوہ بدر)

حضور ﷺ کی آمد سے مدینہ کی آب و ہوا اچھی ہو گئی

پہلے مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی۔ وہاں قسم قسم کی وباؤں کا اثر تھا۔ چنانچہ ہجرت کے بعد اکثر مہاجرین بیمار پڑ گئے اور بیماری کی حالت میں اپنے وطن کو یاد کر کے درد بھرے لہجے میں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کا یہ حال دیکھ کر یہ دعا فرمائی کہ ''الٰہی مدینہ کو بھی ہمارے لیے ویسا ہی محبوب کر دے جیسا کہ مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ الٰہی ہمارے ''صاع'' اور ''مد'' میں برکت دے اور مدینہ کو ہمارے لیے صحت بخش بنا دے اور یہاں کے بخار کو ''جحفہ'' میں منتقل کر دے۔ آپ کی دعا حرف بحرف مقبول ہوئی اور مہاجرین کو شہر مدینہ سے ایسی الفت اور والہانہ محبت ہو گئی کہ وہی حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو چند روز پہلے مدینہ کی بیماریوں سے گھبرا اٹھے تھے اور اپنے وطن کی یاد میں خون رلانے والے اشعار گایا کرتے تھے اب مدینہ کے ایسے عاشق بن گئے کہ پھر کبھی بھول کر مکہ کی سکونت کا نام نہیں لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں یہ دکھلایا کہ مدینہ کی وبائیں مدینہ سے رفع ہو گئیں اور مدینہ کی آب و ہوا صحت بخش ہو گئی۔

(بخاری شریف، جلد ۱، ص ۵۵۸، باب مقدم النبی و باب المراۃ السودا، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُم حرام رضی اللہ عنہا کے لیے دعا شہادت فرمانا

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی اُم حرام رضی اللہ عنہا کے مکان میں کھانے کے بعد قیلولہ فرما رہے تھے کہ ناگہاں ہنستے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے۔ حضرت بی بی اُم حرام رضی اللہ عنہا نے ہنسی کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ میری امت میں مجاہدین کا ایک گروہ میرے سامنے پیش کیا گیا جو جہاد کی غرض سے دریا میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھا ہوا سفر کرے گا جس طرح تخت پر بادشاہ بیٹھے رہا کرتے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرما دیجئے کہ میں بھی ان مجاہدین کے گروہ میں شامل ہوں۔ آپ نے دعا فرما دی چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب بحری جنگ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت بی بی اُم حرام رضی اللہ عنہا بھی مجاہدین کی اسی جماعت کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں اور دریا سے نکل کر جب خشکی پر آئیں تو سواری سے گر کر شہادت کا شرف حاصل کیا۔

(بخاری شریف، جلد ۲، ص ۱۰۳۶، باب الرؤیا بالنہار)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا سے صحابی رضی اللہ عنہ کا ۷۰ برس کی عمر پانا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حق میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ دعا فرمائی کہ اَفْلَحَ وَجْھُکَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ یعنی فلاح والا ہو جائے تیرا چہرہ یا اللہ اس کے بال اور اس کی کھال میں برکت دے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ستر برس کی عمر پا کر وفات پائی مگر ان کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا نہ بدن میں جھریاں پڑی تھیں۔ چہرے پر جوانی کی ایسی رونق تھی کہ گویا ابھی پندرہ برس کے جوان ہیں۔
(الکلام المبین، ص ۶۸، بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا برکت اولاد کی دعا فرمانا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بڑی ہوشمند اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نہایت ہی جانثار تھیں ان کا بچہ بیمار ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر ہی تھے کہ بچے کا انتقال ہو گیا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کو الگ مکان میں لٹا دیا اور جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مکان میں داخل ہوئے اور بیوی سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ اس کا سانس ٹھہر گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام پا گیا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ وہ اچھا ہے چنانچہ دونوں میاں بیوی ایک بستر پر سوئے لیکن صبح کو جب غسل کر کے مسجد نبوی میں نماز فجر کے لیے جانے لگے تو بیوی نے بچے کی موت کا حال سنا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رات کا سارا ماجرا بارگاہ نبوت میں عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آج کی رات میں برکت عطا فرمائے گا چنانچہ اس

رات کی برکت مقررہ مہینوں کے بعد ظاہر ہوئی کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت عبداللہ پیدا ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں بٹھا کر عجوہ کھجور کو چبا کر ان کے منہ میں ڈالا اور ان کے چہرے پر اپنا دست رحمت پھیر دیا اور عبداللہ نام رکھا۔ ایک انصاری حضرت عبایہ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دعائے نبوی کی برکت کا یہ اثر ہوا کہ میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی نو اولادوں کو دیکھا جو سب کے سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

(مسلم شریف، جلد۲، ص۲۹۲، باب فضائل ام سلیم/ بخاری جلد۲، ص۱۷۴، باب من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمانا

حضرت جریر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "ذوالخلصہ" کے بت خانہ کو توڑنے کے لیے بھیجنا چاہا تو انہوں نے یہی عذر پیش کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا فرمائی کہ "یا اللہ اس کو گھوڑے پر جم کر بیٹھنے کی قوت عطا فرما اور اس کو ہادی و مہدی بنا" اس دعا کے بعد حضرت جریر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور قبیلہء احمس کے ایک سو پچاس سواروں کا لشکر لے کر گئے اور اس بت خانہ کو توڑ پھوڑ کر جلا ڈالا اور مزاحمت کرنے والے کفار کو بھی قتل کر ڈالا جب واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اور قبیلہء احمس کے حق میں دعا فرمائی۔

(مسلم، جلد۲، ص۲۹۷، فضائل جریر)

حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے قبیلہء دوس کا اسلام قبول کرنا

حضرت طفیل دوسی رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بارگاہ اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس نے اسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لہٰذا آپ ﷺ اس قبیلہ کی ہلاکت کے لیے دعا فرما دیجیے لوگوں نے آپس میں یہ کہنا شروع کردیا کہ اب آپ ﷺ کی دعائے ہلاکت سے قبیلہ ہلاک ہوجائے گا۔ لیکن رحمت عالم ﷺ نے قبیلہ دوس کے لیے یہ رحمت بھری دعا فرمائی کہ ''الٰہی تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لا۔'' رحمت اللعالمین ﷺ کی یہ دعا قبول ہوئی چنانچہ پورا قبیلہ مسلمان ہوکر بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوگیا۔

(مسلم، جلد۲، ص ۳۰۷، باب فضائل غفار و دوس وغیرہ)

حضور ﷺ کی دعا سے مردے زندہ ہوگئے

اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کردینا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بہت ہی مشہور معجزہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور رحمت اللعالمین ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا جامع بنایا ہے اس لیے آپ ﷺ کو بھی اس معجزہ کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے چند معجزات احادیث اور سیرت نبویہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

حضور ﷺ کی دعا سے لڑکی قبر سے نکل آئی

روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے

کہا کہ میں اس وقت تک آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاسکتا جب تک کہ میری مردہ بچی زندہ نہ ہوجائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے اس کی قبر دکھاؤ؟ اس نے اپنی لڑکی کی قبر دکھا دی حضور ﷺ نے اس لڑکی کا نام لے کر پکارا تو اس لڑکی نے قبر سے نکل کر جواب دیا کہ اے حضور ﷺ! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوں پھر آپ ﷺ نے اس لڑکی سے فرمایا کہ "کیا تم پھر دنیا میں لوٹ کر آنا پسند کرتی ہو۔ لڑکی نے جواب دیا کہ "نہیں یارسول اللہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ماں باپ سے زیادہ مہربان اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔

(زُرقانی، علی المواہب، جلد ۵، ص ۱۸۲، کتاب وشفاء، جلد ۱، ص ۲۱۱)

حضور ﷺ کی دعا سے پکی ہوئی بکری زندہ ہوگئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت پکایا اور روٹیوں کا چورہ کرکے ثرید بنایا اور اس کو بارگاہ نبوت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ اور صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو تناول فرمایا اور جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو حضور رحمت عالم ﷺ نے تمام ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع فرمایا اور ان ہڈیوں پر اپنا دست مبارک رکھ کر کچھ کلمات ارشاد فرما دیئے تو یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ وہ بکری زندہ ہوکر کھڑی ہوگئی اور دم ہلانے لگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر تم اپنی بکری اپنے گھر لے جاؤ۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب اس بکری کو لے کر مکان میں داخل ہوئے تو ان کی بیوی نے حیران ہوکر پوچھا کہ یہ بکری کہاں سے آگئی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اپنی اس بکری کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کیا تھا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس بکری کو زندہ

کردیا۔ یہ سن کر ان کی بیوی نے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا۔ اس حدیث کو جلیل القدر محدث ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور مشہور حافظ الحدیث محمد بن المنذر نے بھی ''کتاب العجائب والغرائب'' میں اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔

(زُرقانی علی المواہب، جلد ۵، ص ۱۸۴، وخصائص کبریٰ، جلد ۳، ص ۶۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ترغیب دینے والا جن

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جن میرا تابع ہوگیا تھا۔ وہ آئندہ کی خبریں مجھے دیا کرتا تھا اور میں لوگوں کو وہ خبریں بتا کر نذرانے وصول کیا کرتا تھا ایک بار اس جن نے مجھے آ کر جگایا اور کہا کہ اٹھ اور ہوش میں آ، اگر تجھ میں کچھ شعور ہے تو چل اور بنی ہاشم کے سردار کے دربار میں حاضر ہو کر ان کا دیدار کر جو لوی بن کعب کی اولاد میں پیغمبر ہو کر تشریف لائے ہیں حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلسل تین راتیں ایسی گزریں کہ میرا یہ جن مجھے نیند سے جگا جگا کر برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ میرے دل میں اسلام کی الفت و محبت پیدا ہوگئی اور میں اپنے گھر سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ میں حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر ''خوش آمدید کہا'' اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کس سبب سے تم یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے پہلے آپ اس کو سن لیجئے آپ نے فرمایا کہ پڑھو چنانچہ میں نے اپنا قصیدہ بائیہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں نظم کیا تھا پڑھ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا اس قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ

وَکُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَۃٍ

سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سِوَادِ بْنِ قَارِبِ

یعنی آپ ﷺ اس دن میرے شفیع بن جائیے جس دن آپ ﷺ کے سوا سواد بن قارب کی نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہوگا نہ کوئی نفع پہنچانے والا ہوگا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(الکلام المبین، ص ۸۷، بحوالہ بیہقی)

حضور ﷺ کو جنوں کا سلام و پیغام

ابن سعد رضی اللہ عنہ نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ ہم چار آدمی حج کا ارادہ کرکے اپنے وطن سے روانہ ہوئے یمن کے ایک جنگل سے ہم لوگ چل رہے تھے کہ ناگہاں اشعار پڑھنے کی آواز آئی ہم نے ان اشعار کو غور سے سنا تو ان کا مضمون یہ تھا کہ اے سوارو جب تم لوگ زمزم اور حطیم پر پہنچو تو حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں ہمارا سلام عرض کردینا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور ہمارا یہ پیغام بھی پہنچا دینا کہ ہم آپ کے دین کے فرماں بردار ہیں کیونکہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام نے ہم لوگوں کو اس بات کی وصیت فرمائی تھی (یقیناً یہ یمن کے جنگل میں رہنے والے جنوں کی آواز تھی۔)

(الکلام المبین، ص ۹۳، بحوالہ ابن سعد)

حضور ﷺ کی انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہونا

احادیث کی تلاش و جستجو سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے تقریباً تیرہ مواقع پر پانی کی نہریں جاری ہوئیں ان میں سے صرف ایک موقع

کا ذکر یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔

۶ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا ارادہ کر کے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے میدان میں اتر پڑے آدمیوں کی وجہ سے حدیبیہ کا کنواں خشک ہو گیا۔ اور حاضرین پانی کے ایک ایک قطرہ کے لیے محتاج ہو گئے۔ اس وقت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت میں جوش آ گیا اور آپ نے ایک بڑے پیالے میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے اس طرح پانی کی نہریں جاری ہو گئیں کہ پندرہ سو کا لشکر سیراب ہو گیا لوگوں نے وضو اور غسل بھی کیا جانوروں کو بھی پلایا تمام مشکوں اور برتنوں کو بھر لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ میں سے دست مبارک کو اٹھا لیا اور پانی ختم ہو گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت تم لوگ کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ پندرہ سو کی تعداد میں تھے مگر پانی اس قدر زیادہ تھا کہ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةٍ

(مشکوٰۃ شریف، باب المعجزات، مطبع قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص۵۳۲)

اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تو سب کو یہ پانی کافی ہو جاتا۔ یہ حدیث بخاری شریف میں بھی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ عنہ و حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایتوں سے بھی انگلیوں سے پانی کی نہریں جاری ہونے کی حدیثیں مروی ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

(بخاری شریف، جلد ۱، ص ۵۰۴ و ص ۵۰۵، علامات النبوۃ)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مس کیے دستر خوان کو آگ نہ جلا سکی

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دستر خوان کی روایت مشہور ہے کہ چونکہ اس دستر خوان سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک اور روئے اقدس کو صاف کرلیا تھا اس لیے یہ دستر خوان آگ کے جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا جاتا مگر آگ اس کو جلاتی نہیں تھی بلکہ اس کو صاف ستھرا کر دیتی تھی۔

(مثنوی شریف، مولانا رومی)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا سے حضرت اُمِ خالد کا لمبی عمر پانا

حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بچپن میں ایک پیلے رنگ کا کرتا پہنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے کرتے کو دیکھ کر حبشی زبان میں فرمایا کہ بہت اچھا ہے بہت اچھا لگتا ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے باپ نے مجھ جھڑک دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو کھیلنے دو پھر حضور نے تین بار مجھ سے فرمایا کہ تم اس کرتے کو پرانا کرو اور پھاڑو۔ تم اس کرتے کو پرانا کرو اور پھاڑو۔ تم اس کرتے کو پرانا کرو اور پھاڑو۔

(بخاری ج ا ص ۴۳۲)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسینہ مبارک اور بال مبارک سے محبت

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے چمڑے کا ایک بستر بچھا دیتی تھیں اور آپ

اس بستر پر قیلولہ فرماتے تھے۔ تو اس بستر پر آپ کا جو پسینہ اور بال گرا ہوتا تھا اس کو حضرت ام سلیم ایک شیشی میں جمع کرلیا کرتی تھیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ میرے کفن میں وہی خوشبو لگائی جائے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسینہ ملا ہو۔

(بخاری ج ۲ ص ۹۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے شفاء کا حصول

حضرت عثمان بن عبداللہ بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک شیشی میں چند موئے مبارک تھے تو جب کسی آدمی کو نظر بد لگ جاتی یا کوئی بیماری ہوتی تو آپ کے پاس پانی کا برتن لے جاتے اور وہ ایک شیشی کو اس پانی میں ڈبو دیا کرتی تھیں تو لوگوں کو اس سے شفاء حاصل ہوتی تھی۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۷۵)

تبصرہ: امام قسطلانی شارح بخاری نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ لوگ اس پانی سے اس طرح شفا حاصل کرتے تھے کہ کبھی اس پانی پی کو پی لیا کرتے تھے اور کبھی کسی بڑے برتن میں وہ پانی ڈال کر اس میں بیٹھے اور غسل کرلیتے تھے۔

(حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۸۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مدینے میں جنت کا باغ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ وہ زمین کا ٹکڑا جو میری کوٹھڑی اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(بخاری ج۱ص۲۵۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے والا پتھر

حضرت جابر بن سمرہ راوی ہیں ہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھ کو اس وقت سلام کیا کرتا تھا کہ میں ابھی مبعوث نہیں ہوا تھا (مجھ پر وحی نہیں اتری تھی) بے شک میں اس کو اس وقت بھی پہچانتا ہوں۔

(مشکوٰۃ ج۲ص۵۲۴ بحوالہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری فرمانے سے حضرت ابوطلحہ کا گھوڑا تیز رفتار ہو گیا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اہل مدینہ ایک مرتبہ خوفزدہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر (صورتحال کی تحقیق کے لئے) روانہ ہوئے۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے گھوڑے کو دریا پایا (یعنی بہت تیز رفتار اور سبک سیر ہے) حضرت انس کہتے ہیں کہ اس کے بعد (تیز رفتاری) کوئی گھوڑا اس گھوڑے کا مقابل نہیں ہو سکا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی گھوڑا دوڑ میں اس گھوڑے سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔

(مشکوٰۃ ج۲ص۵۳۶ بحوالہ بخاری)

ماخذ ومراجع

صحیح مسلم
صحیح بخاری
صحیح ابن حبان
مسند امام احمد بن حنبل
سنن نسائی
مسند ابویعلیٰ
مستدرک حاکم
الادب المفرد للبخاری
مسند البزاز
معجم الکبیر طبرانی
الاوائل لابن ابی عاصم
شمائل محمدیہ
خصائص الکبریٰ
کتاب الثقات لابن حبان
مصنف ابن ابی شیبہ
غایۃ السول فی خصائص
سبل الھدیٰ والرشاد
دلائل النبوۃ للبیہقی
مسند ابوعوانہ
سنن ترمذی
سنن الدارمی
شعب الایمان
مسند عبد بن حمید
طبقات الکبریٰ
تاریخ مدینہ
تاریخ دمشق
سنن ابوداؤد
معجم الاوسط
الجامع لابن راشد الازدی
صحیح ابن خزیمہ
مسند الحمیدی
السیرۃ النبویہ لابن کثیر
اخبار المدینہ
المراسیل للامام ابوداؤد
سنن ابن ماجہ
مکارم اخلاق لابن ابی الدنیا
الوفاء لابن جوزی
مصنف عبدالرزاق
اخلاق النبی لابن حبان
السنۃ لابن ابی عاصم
مواردالظمآن
جامع المسانید للخوارزمی
طبقات ابن سعد
زرقانی علی المواہب
مشکوٰۃ شریف
حدائق بخشش
تاریخ الخلفاء
شرح مسلم نووی
مدارج النبوۃ
کتاب شفاء
الکلام المبین
زرقانی
مثنوی شریف